بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نُورُ

القُرآنِ الحکیم

تجوید قرآنی کے اصول مع گرامر

یعنی اسم، فعل، حرف اور اسم ضمیر

کا اظہار رنگوں کی مدد سے

مع

(لفظی اور آسان رواں ترجمہ)

پارہ ۱

الٓمٓ

جملہ حقوق طباعت محفوظ

نورالقرآن الحکیم

لفظی ترجمہ	عبدالرحمٰن صابر قرنیؒ
رواں ترجمہ	مولانا فتح محمد جالندھریؒ
تصحیح وتائید	مولانا عبدالمالک، شیخ القرآن والحدیث، جامعہ مرکز علوم اسلامیہ لاہور
تحقیق وتدوین؛ تجوید، اسم فعل حرف	حافظ جنید احسن
اسم فعل حرف نظر ثانی و پروف ریڈنگ	مولانا شجاع الرحمٰن، استاذ جامعہ مرکز علوم اسلامیہ لاہور
تجوید پروف ریڈنگ	قاری نور محمد (رجسٹرڈ پروف ریڈر اوقاف)
متن قرآن پروف ریڈنگ	قاری محمد اشرف خوشابی (رجسٹرڈ پروف ریڈر اوقاف)
ناشر	ادارہ تعلیم القرآن (19-C منصورہ، ملتان روڈ، لاہور، پاکستان)
	فون: 35412949 03004890192
	Email:italeemulquran@yahoo.com
	Web: www.italeemulquran.net
باراول (Web Edition)	جون 2015ء، بمطابق یکم رمضان 1436ھ

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى خُصُوْصًا عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى ۔ قرآن حکیم دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جس پر اس کے نزول کے بعد سے لے کر اب تک، چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود، مسلسل نت نئے انداز میں کام ہو رہا ہے اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔ یہ اس کے اعجاز کا حصہ اور اللہ کی طرف سے اتمام حجت ہے۔ اب دنیا میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ تک خدا کا پیغام نہیں پہنچا -- یا -- میں اس کے سمجھنے سے قاصر تھا۔ اس کے سیکڑوں تراجم و تفاسیر مختلف انداز و بیان سے روئے زمین پر اپنی اپنی روشنی بکھیر رہے ہیں۔ ادارہ تعلیم القرآن کے تحت بھی جو کام اب تک ہوا اور جو آئندہ ہوگا (انشاءاللہ) قرآن کے اسی اعجاز کا حصہ ہے، فَلِلّٰہِ الحمد۔

تعلیم القرآن کے کام کی ایک خاص بات عربی کی استعداد پیدا کرنے کیلئے اسم، فعل اور حرف کی پہچان پیدا کرنا ہے جو زبان سیکھنے میں بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر صفحہ پر چیدہ اور مخصوص الفاظ کی وضاحت گرامر کے قواعد کی رو سے اسم، فعل اور حرف کے ذیل میں الگ الگ کر دی جائے۔ لیکن یہ ممکن نہ تھا کہ صفحے کے تمام الفاظ کی وضاحت اسی صفحے پر کر دی جائے، لہٰذا کچھ الفاظ کی تفصیل چھوڑ دی گئی۔ اس کا حل تعلیم القرآن لغت کی شکل میں نکال لیا گیا لیکن پھر بھی اسم، فعل اور حرف کی پہچان عام لوگوں کے لیے بسا اوقات مشکل ہوتی ہے اور مختلف الفاظ کیلئے بار بار لغت کھولنا ممکن نہیں ہوتا۔ اب اس کا بہترین حل نورُ القرآنِ الحکیم کی شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے اور اسم، فعل اور حرف کو ایک مخصوص و متعین رنگ سے ممتاز کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ لفظی ترجمے کو بھی عربی متن کے مطابق رنگ دے دیا گیا ہے۔ نیز مزید سہولت اور استفادے کیلئے اسم کے ذیل میں اسم ضمیر اور حرف کے ذیل میں اَلُ (جو اسم معرفہ کی مخصوص پہچان ہے) کو بھی حرف سے ذرا مختلف لیکن قریب تر رنگ دے دیا گیا ہے۔ نورُ القرآنِ الحکیم کا اصل مقصد تو صرف یہی تھا جو اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ تعلیم القرآن کے تتمّہ کے طور پر پیش کیا جائے، اس میں جہاں الفاظ کی صرفی تشریح کی ضرورت پیش آئے تو تعلیم القرآن کے پاروں یا مجلد لغت سے مدد لے لی جائے، لیکن چونکہ اس سلسلے میں اصل قرآنی متن جو سب سے اوپر بالکل علیحدہ ہوتا ہے اور صرف تلاوت کے کام آتا ہے، اور اس کا براہِ راست لفظی ترجمے سے تعلق نہیں ہوتا، لہٰذا اس کیلئے مناسب معلوم ہوا کہ اسے تجوید قرآنی کے ضروری قواعد کے مطابق رنگ دے دیا جائے اور اس طرح یہ ایک بالکل نیا اور منفرد کام منظرِ وجود پر آ جائے۔

آئندہ صفحات میں ان تجویدی قواعد اور اسم، فعل و حرف کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے جو نور القرآن الحکیم میں رنگوں کی شکل میں وارد ہوئے ہیں۔ وہاں مستعمل رنگوں کی وضاحت مثالوں سے کر دی گئی ہے، تاہم آخر میں صفحہ نمبر 9 پر مکمل و متعین وضاحت و ہدایات درج کر دی گئی ہیں۔ تاہم لفظی ترجمے کے حوالے سے چند وضاحتیں ضروری ہیں ان کا یہاں ہم مختصر تذکرہ کریں گے:

عربی متن کو علمائے لغت اور نحویوں کے قائم کردہ اصولوں کی روشنی میں رنگ دیا گیا ہے جو اکثر متفقہ ہیں، اس لیے ان کو رنگ بھی بآسانی دیا گیا ہے اور ان کی پہچان بھی آسان ہے۔ تاہم لفظی ترجمہ میں بعض مقامات پر پیچیدگی اور تسامح کا اندیشہ ہے۔ اس لیے طلباء کی سہولت کیلئے ان کی وضاحت ضروری ہے۔:

۱) تعلیم القرآن میں دیا گیا لفظی ترجمہ ''موزوں'' لفظی ترجمہ ہے۔ یعنی یہ ایسا ترجمہ ہے جس میں سیاق کو پیش نظر رکھ کر بعض مقامات پر کسی قدر سہولت اور آسانی پیدا کی گئی ہے تاکہ مفہوم بآسانی سمجھ میں آ جائے۔ اگر کسی لفظ کا خالص لغوی ترجمہ اور اس کی صرفی تشریح دیکھنی ہو تو تعلیم القرآن لغت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۲) سیاق میں تسلسل اور روانی قائم رکھنے کیلئے اور مفہوم کو واضح کرنے کی غرض سے (تاکہ لفظی ترجمہ بسہولت پڑھا اور یاد کیا جا سکے) ترجمے میں زائد الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے جو سیاق کے لحاظ سے تو ترجمے کا حصہ ہیں لیکن اصل لفظ یا مرکب کے علیٰحدہ موزوں ترجمے سے زائد ہیں، ایسے زائد الفاظ کو سہولت کیلئے گرے رنگ دیا گیا ہے۔ مثلاً خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ: پیدا کیا - اللہ نے - آسمانوں - اور زمین کو۔ اس میں نے اور کو چونکہ سیاق کی وجہ سے آئے ہیں اور الفاظ کے اصل ترجمے سے زائد ہیں اس لیے انہیں گرے رنگ دے کر الگ کر دیا گیا ہے۔ اس میں محذوفات (جیسے قَبْلُ، بَعْدُ، یا رَبِّ وغیرہ) اور مرکبات کے زائد تراجم بھی شامل ہیں۔ البتہ حروف، ضمائر اور کسی قدر اسم موصول اور اسم اشارہ کو، نیز موزوں ترجمے کو بعض مقامات پر مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ اسم موصول (مَا، مَنْ، اَلَّذِیْ وغیرہ) کا ترجمہ سیاق کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے اور اس کے

اصل ترجمے کا تعین آیت میں کیا جاتا ہے، عام طور پر اس کا ترجمہ جو، جس، وہ کہ وغیرہ کیا جاتا ہے، اسے چھوڑ کر باقی ترجمے کو گہرے رنگ دیا گیا ہے۔ تکنیکی لحاظ سے یہ ایک سرسری کوشش ہے جس کا مقصد الفاظ کے اصل (اور جہاں موزوں ترجمہ ہے وہاں موزوں) ترجمے تک رسائی ہے۔ تاہم آیت میں سیاق وسباق کے لحاظ سے صحیح کامل ترجمہ گہرے رنگ کے ترجمے کو ملا کر ہی حاصل کیا جا سکے گا۔

۳) بعض مقامات پر مخصوص علامات کو رنگ دے کر محذوفات کو ظاہر کیا گیا ہے اور ان کے ترجمے کو اس کے مطابق رنگ دیا گیا ہے، مثلاً رَبَّنَا: اے ہمارے رب، نَكِيْرِ: میرا عذاب وغیرہ۔

۴) بعض مرکبات کا ترجمہ اس طرح ہوتا ہے (یا کیا جاتا ہے) کہ الگ الگ رنگ دینا ممکن نہیں ہوتا ہے، ایسے ترجمے کو سبز رنگ دیا گیا ہے۔ مثلاً كُلَّهَا: سب کے سب، بَيْنَ يَدَيْ: آگے یا سامنے، وغیرہ۔ (واضح رہے کہ لفظی عربی متن میں ال کو بھی سبز رنگ دیا گیا ہے تاہم ترجمے میں اس کا اظہار نہیں ہے، ترجمے میں یہ صرف مرکبات کیلئے استعمال کیا گیا ہے)۔

۵) لیکن بعض اوقات ایسے مرکبات میں ایک جزو کا ترجمہ نہیں بھی کیا جاتا یا وہ زائد ہوتا ہے، مثلاً حروف میں جیسے مِنْ، لَ (لام تاکید بمعنی البتہ، ضرور وغیرہ، صرف ضمائر متصلہ کے ساتھ یہ تاکیدی نہیں بلکہ جارہ ہوتا ہے) یا لِ (لام جر یا جارہ بمعنی لیے، کیلئے وغیرہ، ضمائر متصلہ کے ساتھ یہ لَ آتا ہے سوائے یائے متکلم کے) وغیرہ، بعض جگہ ان کا ترجمہ کرنا ضروری نہیں۔ مثلاً لَ (لام تاکید) کا مضارع با نون تاکید میں بالعموم الگ سے ترجمہ نہیں کیا گیا اس میں تاکید کیلئے فعل کے رنگ میں ترجمہ موجود ہے، بعض جگہ تاکید مزید کیلئے علیحدہ ترجمہ کر بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض حروف اور ضمائر وغیرہ کا ترجمہ بعض جگہ تسہیل کیلئے اور بعض جگہ تکرار سے بچنے کی خاطر حذف کیا گیا ہے۔

۶) حروف کا ترجمہ بعض جگہ ان کے عام یا معروف ترجمے سے ہٹ جاتا ہے، ایسا ترجمہ سیاق میں ترجمے کی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے، مثلاً مِنْ کا عام ترجمہ سے یا میں سے ہے لیکن کبھی ضرورت کے تحت کا یا کے کا ترجمہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر کئی حروف کا بھی معاملہ ہے، لہٰذا سیاق میں کسی حرف کا ایسا موزوں ترجمہ صحیح ہوگا جو وہاں ترجمے کی ضرورت کے تحت کیا جائے گا (اور اگر ضرورت نہیں تو ترجمہ ہی نہیں کیا جائے گا)۔

۷) اگر کہیں دو ایک جیسی آیات یا الفاظ کیلئے مختلف ترجمہ لکھا گیا ہے یا کہیں لفظی اور بامحاورہ ترجمے میں اختلاف ہے تو اس سے مقصود ترجمے اور مفہوم کو وسعت دینا ہے اور یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ یہ فصیح وبلیغ کلام ہے۔ مزید برآں یہ دونوں ترجمے یا دو مختلف طریقوں سے ترجمہ کرنا اپنی اپنی جگہ پر درست ہے۔

۸) بعض مقامات پر صفحے میں نیچے حاشیہ پر ضروری وضاحتیں بھی لکھی گئی ہیں۔ ان میں بعض وضاحتیں عمومی ہیں، یعنی اسی طرح کے ہر مقام پر ان کا اطلاق ہوگا۔

اس کام سے کماحقہٗ فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب ہر لفظ بالخصوص اسم مشتق اور فعل کی صرفی تشریح بھی معلوم ہو۔ یعنی اگر کوئی لفظ فعل کے رنگ میں ہے تو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ کونسا فعل ہے، ماضی ہے یا مضارع، واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مؤنث۔ پس اس کیلئے تعلیم القرآن لغت کا ساتھ ہونا نہایت سودمند ہوگا۔ آغاز میں کچھ دقت ہوگی بعد میں جب الفاظ کی پہچان ہونا شروع ہو جائے گی تو آسانی پیدا ہو جائے گی اور بار بار لغت کھولنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ صحیح ترجمہ اسی وقت ذہن نشین ہوگا جب صیغے کی بھی پہچان ہوگی۔ صیغوں کی پہچان کے ساتھ جو ترجمہ یاد کیا جائے گا وہ اَزبر ہو جائے گا (ان شاء اللہ)۔

میں اس کام کے سلسلے میں مولانا عبدالمالک صاحب شیخ القرآن والحدیث، پرنسپل جامعہ علوم اسلامیہ لاہور، کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کام پر رائے اور نظر ثانی کی استدعا کی تو انہوں نے جامعہ کے استاد مولانا شجاع الرحمٰن صاحب کے ذمے یہ کام لگایا۔ مولانا شجاع الرحمٰن ایک قابل استاد ہیں، انہوں نے مکمل مسودہ پر نظر ثانی فرمائی اور مفید آراء سے رہنمائی فرمائی۔ اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ اسی طرح تجوید کیلئے قاری نور محمد صاحب (رجسٹرڈ پروف ریڈر اوقاف)، قاری محمد اشرف خوشابی (رجسٹرڈ پروف ریڈر اوقاف) اور استادِ محترم قاری اسلم صاحب سے رہنمائی لی اور ان کی قیمتی آراء کے مطابق کام کو بحسن وخوبی سرانجام دیا۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو عام لوگوں کیلئے فائدہ مند بنا دے، لوگ اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا سکیں۔ (آمین)

طالب دعا

جنید قرنی

غنّہ، تفخیم اور قلقلہ

حروف کے مخارج

حرف کے نکلنے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔ منہ کا خلا، حلق، زبان، ہونٹ اور خیشوم (ناک کا بانسہ) میں سترہ (17) مقامات ایسے ہیں جہاں سے 29 عربی حروف تہجی ادا کیے جاتے ہیں۔

حروف مدہ	ا، و، ی	منہ کے خالی حصہ کی ہوا سے ادا کیے جاتے ہیں جبکہ یہ مدہ کی حالت میں ہوں۔
حروف حلقیہ	ء، ہ ع، ح غ، خ	اقصائے حلق؛ سینے کی طرف والے حصے سے ادا ہوتے ہیں۔ وسطِ حلق؛ حلق کے درمیانی حصے سے، اور ادنیٰ حلق؛ حلق کے منہ کی طرف والے حصے سے ادا ہوتے ہیں۔ اور یہ "پُر یا موٹے" ادا کیے جاتے ہیں۔
حروف لھاتیہ	ق، ک	ق؛ زبان کی جڑ جب کوے سے متصل اوپر کے تالو سے لگے تو "پُر" ادا کیا جاتا ہے۔ ک؛ زبان کی جڑ جب کوے سے متصل اوپر کے تالو سے قدرے منہ کی جانب لگے تو "باریک" ادا کیا جاتا ہے۔
حروف شجریہ	ج، ش، ی	زبان کا درمیانی حصہ جب اوپر کے درمیانی تالو سے لگے تو ادا ہونگے۔
حرف حافیہ	ض	زبان کی کروٹ جب اوپر کی بائیں یا دائیں جانب والی داڑھوں سے لگے تو اس سے "ض" ادا ہوتا ہے۔ اور یہ "موٹا" ادا کیا جاتا ہے۔
حروف طرفیہ یا ذلقیہ	ل، ن، ر	زبان کی کروٹ کے آخر سے نوک تک کے حصے سے ادا ہوتے ہیں جب وہ اوپر سامنے والے دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے۔
حروف نطعیہ	ت، د، ط	زبان کی نوک جب اوپر سامنے والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے تو یہ حروف ادا ہوں گے۔ "ط" موٹا پڑھا جاتا ہے۔
حروف لثویہ	ث، ذ، ظ	زبان کی نوک جب اوپر والے دو دانتوں کے سرے سے لگے تو یہ ادا ہوں گے۔ "ظ" موٹا ادا ہوگا۔
حروف صفیریہ	ز، س، ص	زبان کی نوک اور سامنے والے اوپر نیچے کے دونوں طرف والے دانت آپس میں ملیں تو یہ ادا ہوں گے۔ "ص" موٹا ادا ہوگا۔
حروف شفویہ	ف ب م و	اوپر والے دو دانتوں کا سرا جب نیچے کے ہونٹ کے اندرونی حصہ سے لگے، جب دونوں ہونٹوں کی اندرونی تری آپس میں ملے جب دونوں ہونٹوں کی بیرونی تری آپس میں ملے دونوں ہونٹوں کو گول کر کے نامکمل بند کر کے ادا کیا جاتا ہے۔

۱) **غنّہ:** یعنی جب ناک میں سے آواز نکلے، جب نون یا میم پر شد (نّ، مّ) آئے یا یہ ساکن (نْ، مْ) حالت میں ہوں، یا جب کسی حرف پر تنوین (دًا، مٌ) آئے تو حالت غنہ پیش آتی ہے۔ ایسی حالت میں قواعد کی رو سے بعض مقامات پر آواز کو کسی قدر (ایک الف کے برابر) کھینچا یا لمبا کیا جاتا ہے، اسے ''غنہ کرنا'' کہتے ہیں، اور اس میں خیشوم یعنی ناک کے بانسے میں سے آواز نکلتی ہے۔

ا) جب نون اور میم پر شد آئے تو ہمیشہ غنہ ہوتا ہے۔ جیسے عَمَّ، اِنَّ وغیرہ۔

ب) م ساکن (مْ) پر غنہ اس وقت کیا جاتا ہے جب اس کے بعد م یا ب آئیں۔ جیسے نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ، ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ وغیرہ۔

ج) ن ساکن (نْ) اور تنوین (ـٌ ـً ـٍ) کے بعد اگر حروف حلقیہ اور ''لام'' اور ''را'' میں سے کوئی حرف آ جائے تو غنہ نہیں ہوگا بقیہ تمام حروف پر غنہ ہوگا۔

نون ساکن اور تنوین کی چار حالتیں:

۱) اظہار: غنہ نہ کرنا۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی (ء ہ ع ح غ خ) میں سے کوئی حرف ہو تو اظہار ہوگا، جیسے مَنْ حَرَّمَ، اَجْرٌ غَیْرُ۔

۲) ادغام: ملانا، یعنی دو حروف کو ملا کر پڑھنا۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد م ن و ی میں سے کوئی حرف آئے تو ان حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا۔ مثلاً مَنْ یَّقُوْلُ، اِلٰہٌ وَّاحِدٌ، رَسُوْلٌ مِّنَ، مِنْ نَّارٍ وغیرہ۔

۳) اقلاب: بدلنا، یعنی نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنا۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد ب آ جائے تو نون ساکن اور تنوین کو م سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور وہاں چھوٹا سا علامتی میم بھی ڈالا جاتا ہے۔ جیسے اَنْۢبِئُوْنِیْ، صُمٌّۢ بُکْمٌ، مِنْۢ بَعْدِ وغیرہ۔

۴) اخفاء: چھپانا، یعنی ناک میں آواز چھپا کر غنّہ کرنا۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون (ی ر م ل و ن) یا ب کے علاوہ کوئی حرف آ جائے تو نرم غنہ کیا جائے گا، اس اخفاء کو اخفائے حقیقی کہتے ہیں۔ مثلاً اَنْتَ، کُنْتَ، رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ، حُبًّا جَمًّا وغیرہ۔

تنبیہ: یہ الفاظ قواعد سے مستثنیٰ ہیں (ان میں ادغام وغنہ نہیں ہوتا): صِنْوَانٌ، قِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ، دُنْیَا، مَنْ ۜ رَاقٍ۔

۲) **تفخیم (پُر یا موٹا پڑھنا):** کچھ حروف کو پُر یا موٹا پڑھا جاتا ہے یعنی ان کو پڑھنے میں زبان کو تالو کی طرف بلند کیا جاتا ہے۔ سات حروف ہمیشہ موٹے پڑھے جاتے ہیں؛ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ، یعنی خ ص ض غ ط ق ظ۔ ان کے علاوہ لفظ ''اللہ''، ''الف'' اور ''را'' موٹے بھی پڑھے جاتے ہیں اور باریک بھی۔

ا) اللہ: لفظ اللہ کے لام سے پہلے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو تو اسے موٹا پڑھیں گے جیسے ھُوَاللّٰہُ، رَفَعَہُ اللّٰہُ، اور اگر زیر ہو تو باریک پڑھیں گے جیسے بِسْمِ اللّٰہِ۔

ب) الف: الف سے پہلے اگر موٹا حرف ہو تو الف بھی موٹا ہوگا جیسے قَالَ، اور اگر پہلے باریک حرف ہو تو الف بھی باریک ہوگا جیسے کَانَ۔

ج) را: ۱) را کے اوپر زبر یا پیش ہو تو اسے موٹا پڑھیں گے جیسے رَحِیْمٌ، اُذْکُرُوْا، اور اگر ''را'' کے نیچے زیر ہو تو باریک ہوگی جیسے رِجَالٌ۔ ۲) را ساکن (رْ) سے پہلے زبر یا پیش ہو تو موٹی ہوگی جیسے اَرْسَلَ، یُرْسِلَ، اور جب اس (رْ) سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی جیسے، مِرْیَۃٍ۔ اور ''را'' پر ٹھہرتے وقت بھی یہی قاعدہ ہوگا جیسے النَّارِ، حَذَرَ، اَنْذِرِ۔ وصلی ہمزہ کے بعد را ساکن موٹی پڑھی جاتی ہے جیسے اِرْجِعِیْ، اِرْحَمْ۔ بعض دیگر جگہ استثناء کی صورت بھی ہے جیسے اِرْصَاد، مِرْصَاد یہاں را موٹی ہے۔ ۳) را پر ٹھہرتے وقت جب را سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو را موٹی ہوگی جیسے اَلْقَدْرِ، خُسْرٍ، اور جب را سے پہلے حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر زیر ہو تو را باریک ہوگی جیسے حِجْرٍ، ذِکْرٌ، اور جب را سے پہلے یاء ساکن ہو تو را باریک ہوگی جیسے خَیْرٌ، بَصِیْرٌ۔

۳) **قلقلہ:** حروف قلقلہ پانچ ہیں؛ ق ط ب ج د۔ جب ان پر جزم آئے (جیسے اِقْتَرَبَ، تَجْرِیْ) یا بعض حالتوں میں جب وہ ساکن کر کے پڑھے جائیں (جیسے اَلْحَقُّ، شِقَاقٍ، کَسَبَ) تو انہیں ہلا کر جنبش کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اسے قلقلہ کہتے ہیں۔

اسم، فعل، حرف

(یہاں ان کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے، قدرے تفصیل سے تعلیم القرآن پارہ اول میں ''چند آسان قواعد عربی'' کے ذیل میں ملے گا)

۱۔ **کلمہ:** ہر بامعنی لفظ کو کہتے ہیں۔کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

ا۔ **اسم:** وہ ہے جو کسی چیز کا نام ظاہر کرے۔مثلاً رَجُلٌ (مرد)، كِتَابٌ (کتاب)، خُبْزٌ (روٹی)، مَاءٌ (پانی)۔

ب۔ **فعل:** جو کسی کام کے گزشتہ، موجودہ یا آئندہ ہونے کے معنی ظاہر کرے۔یعنی ماضی (گزرا ہوا زمانہ)، حال (موجودہ زمانہ)، مستقبل (آنے والا زمانہ) پایا جائے۔جیسے ذَهَبَ (وہ گیا)، يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)، اَكَلَ (اس نے کھایا)، يَاْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا کھائے گا)۔ **فعل کی چارقسمیں هیں :** ماضی، مضارع (حال و مستقبل)، امرونہی۔

ج۔ **حرف:** جو اسم اور فعل کے درمیان رابطہ کا کام دے یا دو اسموں کو ملا کر ان کے معانی پورے کرتا ہو۔کسی بھی حرف کے معنی دوسرے الفاظ سے مل کر واضح ہوتے ہیں، عربی کے چند حروف اور انکے عمومی معانی: فِيْ (میں)، مِنْ (سے)، كَ (مانند)، عَلٰى (پر)، اِلٰى (طرف)، عَنْ (سے)، حَتّٰى (تک، یہاں تک)، بِ (ساتھ، بسبب)، لِ (لیے) وغیرہ۔الفاظ کے ساتھ مثالیں: اِلَى الْبَيْتِ (گھر تک)، عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ (فرشتوں پر)، فِي الْجَنَّةِ (جنت میں) وغیرہ۔

۲۔ **اسم ضمیر:** وہ اسم جو دوسرے اسم (ظاھر) کی جگہ آئے اسم ضمیر کہلاتا ہے۔مثلاً يَاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ (اے آدم تو اپنی بیوی کیساتھ رہ)؛ اس میں اَنْتَ (تو) اور كَ (تیری/اپنی) ضمیریں ہیں اور انکا **مرجع** (یعنی جسکی طرف ضمیر لوٹے) اٰدَمُ ہے جو **اسم ظاھر** ہے۔**ضمائر** (ضمیریں) دو قسم کی ہوتی ہیں:

ا۔ **منفصل:** جو فقرے میں الگ تھلگ استعمال ہوں۔جیسے اَنْتَ اوپر کی مثال میں۔

ب۔ **متصل:** جو کسی اسم یا فعل کے ساتھ مل کر ایک کلمہ کی شکل اختیار کرلیں۔جیسے زَوْجُكَ میں كَ۔

		ضمائر منفصلہ			ضمائر متصلہ		
		غائب	حاضر/مخاطب	متکلم	غائب	حاضر/مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ وہ ایک مرد	اَنْتَ تو ایک مرد	اَنَا میں ایک مرد	ـه اس/اسکا	كَ تیرا	ى میرا/مجھ/مجھ کو
	تثنیہ	هُمَا وہ دو مرد	اَنْتُمَا تم دو مرد	نَحْنُ ہم دو مرد	هُمَا ان دو مردوں کا	كُمَا تم دو مردوں کا	نَا ہم دو کا/ہمارا
	جمع	هُمْ وہ سب مرد	اَنْتُمْ تم سب مرد	نَحْنُ ہم سب مرد	هُمْ ان سب مردوں کا	كُمْ تم سب مردوں کا	نَا ہم سب کا/ہمارا
مؤنث	واحد	هِيَ وہ ایک عورت	اَنْتِ تو ایک عورت	اَنَا میں ایک عورت	هَا اس عورت/اسکا	كِ تیرا	ى میرا/مجھ
	تثنیہ	هُمَا وہ دو عورتیں	اَنْتُمَا تم دو عورتیں	نَحْنُ ہم دو عورتیں	هُمَا ان دو عورتوں کا	كُمَا تم دو عورتوں کا	نَا ہمارا/ہم دو کا
	جمع	هُنَّ وہ سب عورتیں	اَنْتُنَّ تم سب عورتیں	نَحْنُ ہم سب عورتیں	هُنَّ ان سب عورتوں کا	كُنَّ تم سب عورتوں کا	نَا ہم سب عورتوں کا

۳۔ **اسماء الاشارۃ:** یعنی جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، یہ دو قسم کے ہوتے ہیں: ۱) قریب کیلئے، مثلاً هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)؛ ۲) بعید کیلئے،

مثلاً ذٰلِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب)؛ان دونوں مثالوں میں ھٰذَا اور ذٰلِكَ اسماء اشارہ ہیں اور كِتَاب مشارٌ الیه ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

	اسم اشارہ قریب			اسم اشارہ بعید		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذَا یہ ایک	ھٰذَانِ یہ دونوں	ھٰٓؤُلَآءِ یہ سب	ذٰلِكَ وہ ایک	ذٰنِكَ وہ دونوں	اُولٰٓئِكَ وہ سب
مؤنث	ھٰذِهٖ یہ ایک	ھَاتَانِ یہ دونوں	ھٰٓؤُلَآءِ یہ سب	تِلْكَ وہ ایک	تَانِكَ وہ دونوں	اُولٰٓئِكَ وہ سب

نوٹ: اسم اشارہ بعید کے آخر میں كَ کو مخاطب کے لحاظ سے بدلا بھی جاتا ہے، یعنی ذٰلِكُمْ یا ذٰلِكِ یا ذٰلِكُمَا یا تِلْكُمَا، اُولٰٓئِكُمْ وغیرہ بھی لکھتے ہیں لیکن انکے معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ ان کے علاوہ ھٰكَذَا (ایسا ہی)، ھٰهُنَا یا ھُنَا (یہاں) اور ھُنَالِكَ (اور ثَمَّ) (وہاں) بھی بطور اسماء اشارہ مستعمل ہیں۔

۴۔ **اسم موصول**: اسم موصول وہ ہے جس سے کسی خاص چیز کا پتہ چلتا ہو اور جس کا مفہوم اس کے بعد آنے والے جملہ سے مکمل ہو، اس جملہ کو اسکا **صلہ** کہتے ہیں، مثلاً بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسمیں الَّذِيْنَ اسم موصول ہے اور اٰمَنُوْا اسکا صلہ۔ اسماء موصولہ کے عمومی معانی جو، جس، جن، جنہوں/جنھوں نے، جسکا/جس کی وغیرہ ہوتے ہیں، لیکن ان کے ساتھ ترجمہ میں وہ، ان یا اس بھی بڑھا لیتے ہیں، مثلاً رَبُّكَ الَّذِيْ خَلَقَ: تیرا رب وہ جس نے پیدا کیا، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اسماء موصولہ (جو بالعموم مستعمل ہیں):

مَنْ: جو شخص، **عاقل** (یعنی انسان، جن، فرشتے وغیرہ) کیلئے مخصوص ہے، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کیلئے۔ (یہ **استفهام** کیلئے بھی آتا ہے، بمعنی کون، کیسا وغیرہ)۔

مَا: جو چیز، غیر **عاقل** کیلئے، واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر، مؤنث سب کیلئے۔ (یہ **استفهام** کیلئے بھی آتا ہے، بمعنی کیا، کیسا وغیرہ، نیز بطور حرف بھی مستعمل ہے)۔

الَّذِيْ: وہ ایک مرد جو، وہ جو وغیرہ، اسکی گردان حسب ذیل ہے:

	مذکر	مؤنث
واحد	الَّذِيْ (جو ایک مرد/ وہ جو ایک)	الَّتِيْ (جو ایک عورت/ وہ جو ایک)
تثنیہ	الَّذَانِ، الَّذَيْنِ (جو دو مرد/ وہ جو دو)	اَللَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں/ وہ جو دو)
جمع	الَّذِيْنَ (جو سب مرد/ وہ جو سب)	اَللَّاتِيْ، اَللَّوَاتِيْ، اَللَّائِيْ (جو سب عورتیں)

۵۔ **کلمات الاستفهام**: یعنی وہ حروف یا اسماء جن کے ذریعے سے سوال یا کوئی چیز دریافت کی جاسکے۔ اَ اور هَلْ حروف الاستفہام کہلاتے ہیں (دیکھو **حروف**)، انکے علاوہ اسماء الاستفہام یہ ہیں: مَنْ (کون؛ عاقل جانداروں کیلئے)، مَا (کیا؛ غیر عاقل اور چیزوں کیلئے)، مَاذَا (کیا ہے، کیا چیز)، اَيٌّ (کونسا)، اَيَّةٌ (کونسی؛ مؤنث کیلئے)، كَمْ (کتنا، کتنی)، كَيْفَ (کیسا، کیسی)، لِمَ (کیوں، کس لیے)، اَيْنَ (کہاں)، اَيَّانَ (کب، کس وقت)، مَتٰى (کب)، اَنّٰى (کہاں سے، کس طرح سے)۔

۶۔ **فعل ماضی**: فعل ماضی کے مختلف صیغوں کی تبدیلی ان حروف کی رہین منت ہے۔ ا، و، ت، م، ن (اوتمن)۔

ا۔ **ماضی (مطلق) معروف کی گردان**: یعنی وہ جسکا فاعل معلوم ہو، اس کو بالعموم صرف ماضی لکھتے ہیں۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ اس ایک مرد نے کیا	فَعَلَا ان دو مردوں نے کیا	فَعَلُوْا ان سب مردوں نے کیا
غائب	مؤنث	فَعَلَتْ اس عورت نے کیا	فَعَلَتَا ان دو عورتوں نے کیا	فَعَلْنَ ان سب عورتوں نے کیا
مخاطب/ حاضر	مذکر	فَعَلْتَ تو ایک مرد نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مردوں نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مردوں نے کیا
خاطب/ حاضر	مؤنث	فَعَلْتِ تو ایک عورت نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب عورتوں نے کیا
متکلم	مذکر و مؤنث	فَعَلْتُ میں نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا

نوٹ: فعل کے ع کلمہ کو **مضموم** (یعنی فَعُلَ) اور **مکسور** (فَعِلَ) کر کے ثلاثی مجرد کے ماضی کے صیغوں کی گردان کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح (کسی بھی باب

سے) کوئی بھی بنیادی ماضی کا صیغہ (واحد غائب مذکر) لگا کر گردان بنائی جاسکتی ہے۔

ب۔ **ماضی مجھول:** یعنی وہ جسکا فاعل نامعلوم ہو، ماضی کے پہلے حرف پر پیش اور ماقبل آخر (آخری سے پہلے) پر زیر لگانے سے ماضی معروف، ماضی مجھول بن جاتا ہے یعنی فُعِلَ۔ (اسکی گردان اوپر ماضی معروف کی گردان میں معمولی تبدیلی سے بن سکتی ہے یعنی ف پر پیش اور ع پر زیر لگا کر)۔

۷۔ **فعل مضارع:** اس میں حال اور مستقبل کے دونوں معنی آتے ہیں۔ ماضی سے پہلے ی، ت، ا(الف) یان لگا کر (اوراس میں کچھ تبدیلی کر کے) مضارع بنایا جاتا ہے اورانہی کو **علامت مضارع** کہتے ہیں۔

ا۔ **مضارع معروف کی گردان:** یعنی جسکا فاعل معلوم ہو، اس کو بھی بالعموم صرف مضارع ہی لکھا جاتا ہے۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	یَفْعَلُ وہ کرتا ہے/کریگا	یَفْعَلَانِ وہ دوکرتے ہیں/کرینگے	یَفْعَلُوْنَ وہ کرتے ہیں/کرینگے
غائب	مؤنث	تَفْعَلُ وہ کرتی ہے/کریگی	تَفْعَلَانِ وہ دوکرتی ہیں/کریں گی	یَفْعَلْنَ وہ کرتی ہیں/کریں گی
مخاطب/حاضر	مذکر	تَفْعَلُ تو کرتا ہے/کریگا	تَفْعَلَانِ تم دوکرتے ہو/کروگے	تَفْعَلُوْنَ تم کرتے ہو/کروگے
خاطب/حاضر	مؤنث	تَفْعَلِيْنَ تو کرتی ہے/کریگی	تَفْعَلَانِ تم دوکرتی ہو/کروگی	تَفْعَلْنَ تم کرتی ہو/کروگی
متکلم	مذکرومؤنث	اَفْعَلُ میں کرتا/کرتی ہوں/کرونگا	نَفْعَلُ ہم دوکرتے/کرتی ہیں	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں/کرینگے

نوٹ: صیغوں میں جو ن آخر میں ہیں (ماسوائے جمع مؤنث کے) یہ ساتوں ن **نون اعرابی** کہلاتے ہیں۔

ب۔ **مضارع مجھول:** یعنی جسکا فاعل نامعلوم ہو، مضارع معروف میں **علامت مضارع** کو پیش اور ماقبل آخر کو زبر دینے سے مضارع مجھول بن جاتا ہے، تمام ابواب ثلاثی مجرد کا مضارع مجھول ایک ہی طرح کا ہوتا ہے یعنی یُفْعَلُ۔ اسی طرح (دیگر ابواب سے) یُعَلِّمُ (وہ سکھاتا ہے) سے یُعَلَّمُ (وہ سکھایا جاتا ہے)، یَتَقَبَّلُ (وہ قبول کرتا ہے) سے یُتَقَبَّلُ (وہ قبول کیا جاتا ہے) وغیرہ۔

۸۔ **فعل امرو نہی:** امر کے معنی حکم کے ہیں، فعل امر وہ ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دینا ظاہر ہو۔ فعل نہی، جس میں کسی کام سے روکا جائے۔

ا۔ **امر حاضر:** یعنی جس میں مخاطب کو کوئی حکم دیا جائے، **فعل مضارع کی علامت** ہٹا کر اسکی جگہ 'ا' (**همزة الوصل**: یعنی جو وصل کے وقت پڑھنے میں نہیں آتا مثلاً وَانْصُرْ اس میں 'ا' نہیں پڑھا جاتا) لگا دیا جاتا ہے اور آخری حرف پر جزم آجاتا ہے۔ اسکی گردان یوں ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِفْعَلْ تو ایک مرد کر	اِفْعَلَا تم دومرد کرو	اِفْعَلُوْا تم سب مرد کرو
مؤنث	اِفْعَلِيْ تو ایک عورت کر	اِفْعَلَا تم دوعورتیں کرو	اِفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرو

ب۔ **نہی حاضر:** یعنی جس میں مخاطب کو کسی کام سے روکا جائے، مضارع کے تمام حاضر کے صیغوں کو **مجزوم** کر کے شروع میں لَا نہی داخل کرنے سے نہی حاضر بن جاتا ہے۔ مضارع کو جب **مجزوم** کرتے ہیں تو تمام **نون اعرابی** گر جاتے ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لَاتَفْعَلْ تو ایک مرد نہ کر	لَاتَفْعَلَا تم دومرد نہ کرو	لَاتَفْعَلُوْا تم سب مرد نہ کرو
مؤنث	لَاتَفْعَلِيْ تو ایک عورت نہ کر	لَاتَفْعَلَا تم دوعورتیں نہ کرو	لَاتَفْعَلْنَ تم سب عورتیں نہ کرو

۹۔ **حروف:** یہ **حروف** جو کچھ معانی رکھتے ہیں **حروف المعانی** کہلاتے ہیں اور **حروف الهجاء** (ا، ب، ت وغیرہ) **حروف المبانی** (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ ذیل میں قرآن مجید میں مستعمل قریباً تمام حروف کی فہرست مع عمومی تفصیل وترجمہ دی جاتی ہے: (نوٹ: 'عمومی تفصیل' کے اندر دیئے گئے الفاظ کے

ساتھ لفظ ’حرف‘ لگا کر پڑھیں یعنی اگر ’ندا‘ لکھا ہے تو اسے ’حرف ندا‘ پڑھا جائے، نیز فہرست دائیں سے بائیں اور پھر نیچے کی طرف ہے۔

حرف	عمومی تفصیل	عمومی معانی	حرف	عمومی تفصیل	عمومی معانی
اَ	استفہام، ندا	کیا،خواہ،اے	اِذَا	مفاجات	اچانک، ناگہاں، یہ اسم ظرف بھی ہے
اِذًا	ناصب مضارع	اس وقت،تب تو	اَلْ	تعریف	نکرہ کو معرفہ کرتا ہے
اِلٰی	جر (جارّہ)	تک،طرف	اِلَّا	استثناء	مگر
اَلَا	تحضیض،تنبیہ	کیوں نہیں،تم خبردار ہوجاؤ،جان لو،سن رکھو	اَلَّا	تحضیض	کیوں نہیں، یہ کہ نہیں
اَمْ	عطف،استفہام	یا،خواہ،کیا	اِمَّا	عطف،تردید	یا،خواہ،اگر
اَمَّا	تفصیل،تاکید	سو،لیکن،مگر،اور وہ جو			
اِنْ	جازم مضارع،شرط	اگر، اِنَّ کا مخفف یعنی ’بیشک‘ کے معنی میں	اِنْ	نفی	نہیں، جیسے اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ
اَنْ	ناصب مضارع	کہ،یہ کہ،اَنَّ کا مخفف	اِنَّ،اَنَّ	مشبہ بالفعل	بیشک،یقیناً،کہ تحقیق (حرف تاکید)
اَوْ	عطف	یا،خواہ	اَوَ	تردید،توضیح،	اگر چہ،مگر، یہاں تک،کیا (استفہام)، یہ یا تو اَوْ واؤ مفتوح ہے یا ہمزہ استفہامیہ اور واؤ زائدہ سے مرکب ہے۔
اِیْ	ایجاب	ہاں، کیوں نہیں، ہرگز نہیں بلکہ	بِ	جر (جارہ)	سے، میں، پر، بسبب، ساتھ، کو وغیرہ، زائدہ اور تاکیدی
بَلْ	عطف	بلکہ	بَلٰی	ایجاب	ہاں کیوں نہیں، ہرگز نہیں بلکہ
تَ	جر	قسم کیلئے لفظ اللہ کیساتھ مخصوص ہے	ثُمَّ	عطف	پھر،اسکے بعد،تب
حَتّٰی	جر،عطف	تک،تاکہ، یہاں تک کہ، جب تک کہ، یہ ناصب مضارع بھی ہے	سَ، سَوْفَ	التقریب	عنقریب،مضارع کو مستقبل قریب کے معنی میں کر دیتے ہیں
عَلٰی	جر	پر،اوپر،باوجود	عَنْ	جر	سے،طرف سے،بدلے میں،بسبب
فَ	عطف	پھر،پس،تو، کیونکہ،اس لیے کہ	فِیْ	جر	میں،بارے میں،بسبب
قَدْ	تحقیق وتاکید	تحقیق،بیشک	كَ	جر،تشبیہ	مانند، جیسے
كَاَنَّ	مشبہ بالفعل	گویا کہ	كَلَّا	الردع	ہرگز نہیں، بیشک
كَیْ	ناصب مضارع	تاکہ	لَ	جر	واسطے، لیے،طرف،کو،کا وغیرہ
لِ	لام الامر	چاہئے کہ، جازم مضارع، امر غائب کیلئے	لِ	لام کَیْ	تاکہ، یہ ناصب مضارع ہے
لَ	لام تاکید	البتہ،ضرور، بیشک	لَا	نفی،لاء نہی	نہیں،نہ، لاء نہی جازم مضارع ہے
لٰكِنَّ	استدراک،مشبہ بالفعل	لیکن،مگر،پر، یہ لٰكِنْ بھی لکھا جاتا ہے	لَعَلَّ	مشبہ بالفعل	شاید،امید ہے کہ
لَنْ	ناصب مضارع	ہرگز نہیں	لَمْ	جازم مضارع	نہیں
لَمَّا	جازم مضارع،شرطیہ،	اب تک نہیں،مگر، جب، چونکہ،بوجہ	لَوْ	شرط،تمنا	اگر، کاش، کیا اچھا ہوتا، وَلَوْ: اگرچہ
لَیْتَ	مشبہ بالفعل،تمنا	کاش کہ	مَا	نفی	نہیں،زائد بھی ہوتا ہے جیسے اِنَّمَا میں
مِنْ	جر	سے، میں سے، بعض/ کچھ،زائد بھی ہوتا ہے	نَعَمْ	ایجاب	ہاں
وَ	جر	قسم کیلئے آتا ہے،بہتیرے،بعض	وَ	عطف،حالیہ، استیناف،زائد	اور،حالانکہ،کبھی زائد بھی ہوتا ہے اور تاکید کیلئے آتا ہے۔
هَلْ	استفہام	کیا،کیا ہے،بیشک،نہیں	یَا	ندا	اے

تجویدی متن قرآن:

۱) متن میں غنہ (اس میں اقلاب، اخفاء اور ادغام شامل ہیں)، تفخیم (پُر یا موٹا) اور قلقلہ ہر ایک کیلئے ایک مخصوص رنگ متعین کیا گیا ہے۔ غنہ اور قلقلہ کیلئے اعراب (حرکات) کو رنگ دیا گیا ہے اور پُر کیلئے اس حرف کو رنگ دیا گیا ہے جو پُر پڑھا جاتا ہے۔ غنہ کیلئے صرف ادغام اور اقلاب میں مدغم حرف اور 'ب وم' کو بھی رنگ دیا گیا ہے۔

۲) وقف لازم، وقف مطلق اور وقف کی علامات پر، اور جہاں رکنا ضروری ہو، نیز سورۃ کے اختتام پر وقف کے اصول پر رنگ دیا گیا ہے۔ ان مقامات کے علاوہ تمام رموز (بشمول اختتامِ آیت) پر وصل کے اصول کو پیش نظر رکھ کر رنگ دیا گیا ہے۔ البتہ آیت کے اختتام پر یا بعض رموز پر چونکہ عام طور پر وقف کیا جاتا ہے اس لیے وہاں قلقلہ یا پُر کیلئے اگر اصول میں تبدیلی آتی ہو تو مخصوص نشانات سے وضاحت کی گئی ہے۔ اختتام آیت پر بعض جگہ خلافِ رمزِ وقف کا رنگ دیا گیا ہے۔

۳) موٹے الف کو صرف وہیں رنگ دیا گیا ہے جہاں پڑھنے میں آتا ہے۔ یعنی جہاں پڑھنے میں نہیں آتا اور وصل کی حالت میں ہوتا ہے وہاں رنگ نہیں دیا گیا۔ مثلاً قَدِيْرًا پر اگر وقف کیا جائے تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا اور اگر وصل کیا جائے گا تو الف پڑھنے میں نہیں آئے گا۔ آیت کے آخر میں ایسی صورت کیلئے تکونے اور گول نشان ◄● سے نشاندہی کی گئی ہے۔

۴) جیسا کہ اوپر تکونے اور گول نشان کا ذکر آیا ہے، اگر یہ نشان اوپر آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آیت کے آخری لفظ کے آخری اعراب کا رنگ وقف یا وصل کی صورت میں بدل جائے گا اور اگر نیچے آیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ آیت کے آخری لفظ کے آخری حرف کا رنگ وقف یا وصل کی صورت میں بدل جائے گا۔ چونکہ تمام رنگ وصل کے اصول کو پیش نظر رکھ کر لگائے گئے ہیں اس لیے وقف کی صورت میں آخری اعراب یا حرف ◄ تکون (جو وصلی رنگ پر مشتمل ہے) سے ● گول نشان کا رنگ اختیار کرے گا۔ مثلاً بَصِيْرٌ کی 'ر' حالت وصل میں موٹی پڑھی جائے گی لیکن اگر وقف کریں تو باریک پڑھی جائے گی۔ حالت وصل میں اسے بَصِيْرٌ لکھا گیا ہے تاہم آیت کے آخر میں چونکہ عام طور پر وقف کیا جاتا ہے اس لیے ◄● کے نشان سے یہ وضاحت کی گئی ہے کہ وقف کی صورت میں 'ر' کا رنگ ◄ تکونے سے ● گول نشان کا رنگ اختیار کرے گا۔

اسم، فعل اور حرف کا رنگ:

۱) اصل (بڑے) متن قرآن کے نیچے لفظی (چھوٹے) عربی متن میں اسم، فعل اور حرف کو ایک مخصوص و متعین رنگ سے ممتاز کیا گیا ہے۔ نیز لفظی ترجمے کو بھی اس کے مطابق رنگ دیا گیا ہے۔

۲) اسم ضمیر اور تمام ایسے اسماء جو معرف باللام ہیں، کے 'ال' کو سہولت کیلئے الگ رنگ دیا گیا ہے۔ ضمیر میں تمام ضمائر منصوب و مجرور متصلہ اور منفصلہ شامل ہیں، افعال میں موجود ضمائر مستترہ و غیر مستترہ جو مرفوع متصل ہوتی ہیں، کو فعل کا حصہ رہنے دیا ہے اور انہیں الگ رنگ نہیں دیا گیا۔

۳) عربی متن کو علمائے لغت اور نحویوں کے قائم کردہ اصولوں کی روشنی میں رنگ دیا گیا ہے جو اکثر متفقہ ہیں، اس لیے ان کو رنگ بھی بآسانی دیا گیا ہے اور ان کی پہچان بھی آسان ہے۔ تاہم لفظی ترجمہ میں بعض مقامات پر پیچیدگی اور تسامح کا اندیشہ ہے۔ یہاں مختصر وضاحت کی گئی ہے (تفصیل عرض ناشر میں ہے):

1) تعلیم القرآن میں دیا گیا لفظی ترجمہ لغوی اور رواں ترجمے کے درمیان ہے، اس لیے اس میں روانی کو قائم رکھنے اور مفہوم کو واضح کرنے کیلئے کچھ زائد الفاظ و حروف کا سہارا لیا گیا ہے، جیسے نے، کو، میں وغیرہ۔ ایسے تمام زائد حروف و الفاظ (جو سیاق میں ہونے کی وجہ سے ترجمے کا البتہ حصہ ہیں) کو سہولت کیلئے گرے رنگ دے کر الگ کر دیا گیا ہے۔ البتہ حروف، ضمائر، اسم اشارہ اور کسی قدر اسم موصول کو، نیز موزوں ترجمے کو بعض مقامات پر مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ 2) بعض مقامات پر مخصوص علامات کو رنگ دے کر محذوفات کو ظاہر کیا گیا ہے اور ان کے ترجمے کو اس کے مطابق رنگ دیا گیا ہے، مثلاً رَبَّنَا: اے ہمارے رب، نَكِيْرِ: میرا عذاب وغیرہ۔ 3) بعض مرکبات کا ترجمہ اس طرح ہوتا ہے (یا کیا جاتا ہے) کہ الگ الگ رنگ دینا ممکن نہیں ہوتا ہے، ایسے ترجمے کو سبز رنگ دیا گیا ہے۔ مثلاً بَيْنَ يَدَىْ: آگے یا سامنے، وغیرہ۔ 4) اسی طرح متن میں بعض حروف و الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کا ترجمہ کرنا ضروری نہیں ہوتا ان کا رنگ ترجمے میں نہیں ہوگا۔ مثلاً مِنْ، بِ، لَ (لام تاکید) وغیرہ، بعض جگہ ان کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، یا بعض اوقات اسم ضمیر کا ترجمہ بھی (جب مکرر آئے تو) محذوف ملے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نُورُ

القُرآنِ الحکیم

تجوید قرآنی کے اصول مع گرامر

یعنی اسم، فعل، حرف اور اسم ضمیر

کا اظہار رنگوں کی مدد سے

مع

(لفظی اور آسان رواں ترجمہ)

ادارہ تعلیم القُرآن

المنزل ۱

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

اٰيَاتُهَا ۷ رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

الْفَاتِحَة	بِ	سْمِ = اِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
کھولنے والی افتتاح کرنیوالی	ساتھ/سے	نام	اللہ کے	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴

اَلْحَمْدُ	لِ	اللّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ	مٰلِكِ	يَوْمِ	الدِّيْنِ
تمام تعریف	لیے	اللہ کے	پروردگار	تمام جہانوں کا	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا	مالک	دن کا	جزا کے

سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ انصاف کے دن کا حاکم۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ

اِيَّا	كَ	نَعْبُدُ	وَ	اِيَّا	كَ	نَسْتَعِيْنُ	اِهْدِ	نَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ	صِرَاطَ
صرف	تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	صرف	تیری ہی	ہم مدد چاہتے ہیں	دکھا	ہم کو	راستہ	سیدھا	راستہ

(اے پروردگار!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے رستے پر چلا۔ ان لوگوں کے

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷ ع

الَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَىٰ = عَلٰى	هِمْ	غَيْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	الضَّآلِّيْنَ
ان لوگوں کا کہ جن	انعام فرمایا تونے	اوپر	ان کے	نہیں	غضب کیا گیا	اوپر	ان کے	اور	نہ	گمراہوں کا

رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا، نہ ان کے جن پر غصّے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قَلْقَلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَلْ

الجزء ۱

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ — آیاتها ۲۸٦ — رکوعاتها ۴۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْبَقَرَة	بِ	اِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
گائے/بیل/بچھڑا	ساتھ/سے	نام	اللہ کے	بے حد مہربان	نہایت رحم کرنے والا

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۞۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۞۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

الٓمّٓ ❶	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا	رَيْبَ	فِيْ	هِ	هُدًى	لِ	الْمُتَّقِيْنَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
الف۔لام۔میم	یہ/وہ	کتاب	نہیں	کوئی شک	میں	اس	رہنمائی	لیے	متقیوں/اللہ سے ڈرنے والوں کے	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

ال م۔ یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں کہ کلامِ خدا ہے، اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔ جو غیب پر

معانقة

بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞۳ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِ	الْغَيْبِ	وَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا (مِنْ. مَا)	رَزَقْنَا	هُمْ	يُنْفِقُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
ساتھ/پر	غیب	اور	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے۔اس چیز جو	رزق دیا ہم نے	ان کو	وہ خرچ کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

ایمان لاتے ہیں اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کتاب (اے محمدؐ!)

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۞۴

بِ	مَا	اُنْزِلَ	اِلَىٰ=اِلَى	كَ	وَ	مَا	اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِ	كَ	وَ	بِ	الْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ
پر	اس چیز جو	اتاری گئی	طرف	تیری/آپ کی	اور	جو	اتاری گئی	سے	پہلے	تجھ/آپ	اور	پر	آخرت	وہ سب	یقین رکھتے ہیں

تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں سب پر ایمان لاتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَل

❶ یہ حروف اسرارِ الٰہی میں سے ہیں۔ ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں۔ یہ قرآن کی بہت سی سورتوں کے شروع میں آتے ہیں۔ ان کے معنی کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اُولٰٓئِكَ	عَلٰى	هُدًى	مِنْ	رَبِّ	هِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
وہی (لوگ ہیں)	پر	راہِ راست	سے	پروردگار	اپنے	اور	وہی لوگ ہیں	وہ سب	کامیاب	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

یہی لوگ اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔ جو لوگ کافر ہیں انہیں

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑥ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

سَوَآءٌ	عَلٰى	هِمْ	ءَ	اَنْذَرْتَ	هُمْ	اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْ	هُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
برابر ہے	اوپر	ان کے	خواہ	آپ ڈرائیں	ان کو	یا	نہ	آپ ڈرائیں	ان کو	نہیں	وہ ایمان لائیں گے	مہر لگا دی	اللہ نے	پر

تم نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لیے برابر ہے، وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑦ ع ع ۱

قُلُوْبِ	هِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِ	هِمْ	وَ	عَلٰى	اَبْصَارِ	هِمْ	غِشَاوَةٌ	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
دلوں	ان کے	اور	پر	کانوں	ان کے	اور	اوپر	آنکھوں	ان کی	پردہ ہے	اور	لیے	ان کے	عذاب	بڑا/زبردست

اور کانوں پر مہر لگا رکھی ہے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے، اور ان کے لیے بڑا عذاب (تیار) ہے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ⑧ وقف الادغام

وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِ	اللّٰهِ	وَ	بِ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِ مُؤْمِنِيْنَ ❶
اور	سے/بعض	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	پر	اللہ	اور	پر	دن	آخرت	اور/حالانکہ	نہیں	وہ سب	ایمان لانے والے

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ⑨ ط

يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا	يَخْدَعُوْنَ	اِلَّا	اَنْفُسَ	هُمْ	وَ	مَا	يَشْعُرُوْنَ
وہ دھوکا دیتے ہیں	اللہ کو	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	نہیں	وہ دھوکا دیتے ہیں	مگر	آپ/نفوس	اپنے کو	اور	نہیں	وہ سمجھتے ہیں

یہ (اپنے پندار میں) اللہ کو اور مومنوں کو چکما دیتے ہیں۔ مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کو چکما نہیں دیتے اور اس سے بے خبر ہیں۔

اگر وقف کریں گے تو الف بھی پڑھا جائے گا۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا

فِيْ	قُلُوْبِ	هِمْ	مَرَضٌ	فَ	زَادَ	هُمْ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِ	مَا	كَانُوْا
میں	دلوں	ان کے	بیماری	پس	زیادہ کیا	ان کو	اللہ نے	بیماری (میں)	اور	لیے	ان کے	عذاب	دردناک	بسبب	جو	وہ تھے/ہیں

ان کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا۔ اللہ نے ان کا مرض اور زیادہ کردیا اور ان کے جھوٹ بولنے کے سبب ان کو دکھ دینے والا

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَل

❶ یہاں بِ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں، بعض جگہ یہ بطور حرف زائد یا تاکید کیلئے آتا ہے۔ آئندہ بھی بعض حروف والفاظ آئیں گے جن کا ترجمہ محذوف ہوگا۔

يَكْذِبُوْنَ ۝١٠ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ

يَكْذِبُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَ	هُمْ	لَا	تُفْسِدُوْا	فِيْ	الْاَرْضِ	قَالُوْا	اِنَّمَا(اِنَّ.مَا)	نَحْنُ
جھوٹ بولتے	اور	جب	کہا جاتا ہے	لیے	ان کے	مت	فساد کرو تم	میں	زمین	کہتے ہیں	بلاشبہ	ہم سب

عذاب ہو گا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو تو کہتے ہیں ہم تو

مُصْلِحُوْنَ ۝١١ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢ وَ اِذَا قِيْلَ

مُصْلِحُوْنَ	اَلَآ	اِنَّ	هُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ	وَ	لٰكِنْ	لَا	يَشْعُرُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ
اصلاح کرنے والے	خبردار	بیشک	وہ سب	وہ/وہی	فساد کرنے والے	اور	لیکن	نہیں	وہ سمجھتے	اور	جب/جس وقت	کہا جاتا ہے

اصلاح کرنے والے ہیں۔ دیکھو یہ بلاشبہ مفسد ہیں لیکن خبر نہیں رکھتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ

لَ	هُمْ	اٰمِنُوْا	كَ	مَا	اٰمَنَ	النَّاسُ	قَالُوْا	اَ	نُؤْمِنُ	كَ مَا	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ	اِنَّ	هُمْ	هُمُ
لیے	انکے	ایمان لاؤ	جیسا	کہ	ایمان لائے ہیں	اور لوگ	کہتے ہیں	کیا	ہم ایمان لائیں	جس طرح	ایمان لائے	بےوقوف	خبردار	بیشک	وہ سب	وہی

جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں بھلا جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو

السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا

السُّفَهَآءُ	وَ	لٰكِنْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	لَقُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَ	اِذَا
بےوقوف	اور	لیکن	نہیں	وہ جانتے	اور	جب	وہ ملتے ہیں	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ایمان لائے ہم	اور	جب

کہ یہی بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور جب

خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٤ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ

خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِ	هِمْ	قَالُوْا	اِنَّا(اِنَّ.نَا)	مَعَ	كُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ	اَللّٰهُ	يَسْتَهْزِئُ
الگ ہوتے ہیں	طرف	شیطانوں	اپنے	کہتے ہیں	بیشک ہم	ساتھ/ہمراہ	تمہارے	بلاشبہ/صرف	ہم	مذاق کرتے ہیں	اللہ	مذاق کرتا ہے

اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (پیروان محمدؐ سے) تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ ان (منافقوں) سے اللہ

بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٥ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

بِ	هِمْ	وَ	يَمُدُّ	هُمْ	فِيْ	طُغْيَانِ	هِمْ	يَعْمَهُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اِشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ
ساتھ	ان کے	اور	ڈھیل دیتا ہے	ان کو	میں	سرکشی	انکی/اپنی	سب اندھے بنے ہوئے ہیں	یہی ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	خریدلی	گمراہی

ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت و سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

بِالْهُدٰى ص فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى

بِ	الْهُدٰى	فَ	مَا	رَبِحَتْ	تِّجَارَةُ	هُمْ	وَ	مَا	كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ	مَثَلُ	هُمْ	كَ	مَثَلِ	الَّذِىْ
ساتھ/بدلے	ہدایت کے	پس	نہیں	نفع دیا	تجارت نے	ان کی	اور	نہیں	تھے وہ	ہدایت پانے والے	مثال	ان کی	جیسے	مثال	اس شخص کی کہ

گمراہی خریدی تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک میں)

اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِىْ

اِسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَ	لَمَّا	اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَ	هٗ	ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِ نُوْرِ ❶	هِمْ	وَ	تَرَكَ	هُمْ	فِىْ
جلائی/روشن کی اس نے	آگ	پس	جب	اس نے روشن کردیا	اسکو جو	اردگرد	اسکے	لے گیا	اللہ	نور/روشنی	ان کی	اور	چھوڑ دیا	ان کو	میں

آگ جلائی۔ جب آگ نے اس کے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو اللہ نے ان لوگوں کی روشنی زائل کردی اور ان کو اندھیروں میں

ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ م بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾ لا اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ

ظُلُمٰتٍ	لَا	يُبْصِرُوْنَ	صُمٌّ	بُكْمٌ	عُمْىٌ	فَ	هُمْ	لَا	يَرْجِعُوْنَ	اَوْ	كَ	صَيِّبٍ	مِنَ
تاریکیوں/اندھیروں	نہیں	وہ دیکھ سکتے	بہرے	گونگے	اندھے	پس	وہ	نہیں	لوٹیں گے	یا	جیسے	زوردار بارش	سے

چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ یہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔ یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے

السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ج يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ

السَّمَآءِ	فِىْ	هِ	ظُلُمٰتٌ	وَ	رَعْدٌ	وَ	بَرْقٌ	يَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَ	هُمْ	فِىْ	اٰذَانِ	هِمْ	مِنَ
آسمان	میں	اس	تاریکیاں	اور	کڑک	اور	چمک	وہ دے لیتے ہیں	انگلیاں	اپنی	میں	کانوں	اپنے	سے

کہ آسمان سے (برس رہا ہو اور) اس میں اندھیرے پر اندھیرا (چھا رہا) ہو اور (بادل) گرج (رہا) ہو اور بجلی (کوند رہی) ہو تو یہ کڑک سے (ڈر کر) موت کے خوف

الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ

الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ	الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ	مُحِيْطٌ	بِ	الْكٰفِرِيْنَ	يَكَادُ	الْبَرْقُ	يَخْطَفُ
بجلی کے کڑاکے کی آواز	ڈر	موت کے	اور	اللہ	گھیرنے والا ہے	ساتھ/کو	کافروں/انکار کرنے والوں	قریب ہے	بجلی/چمک	اچک لے

سے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اور اللہ کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو

اَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ق لا وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ط وَلَوْ

اَبْصَارَ	هُمْ	كُلَّمَا (كُلَّ.مَا)	اَضَآءَ	لَ	هُمْ	مَشَوْا	فِىْ	هِ	وَ	اِذَا	اَظْلَمَ	عَلٰى	هِمْ	قَامُوْا	وَ	لَوْ
بینائی	انکی	جب بھی	روشنی ڈالتی ہے	واسطے	انکے	چلتے ہیں	میں	اس	اور	جب	اندھیرا ہوجاتا ہے	پر	ان	وہ کھڑے رہ جاتے ہیں	اور	اگر

اچک لے جائے۔ جب بجلی (چمکتی اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اور

اگر وقف کریں گے تو الف کی آواز پڑھی جائے گی۔

اگر وقف کریں گے تو قلقلہ ہوگا۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اَلْ

❶ بِ نُوْرِ: یہاں بِ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں (یہ ذَهَبَ کو فعل متعدی بناتا ہے)۔ آئندہ بھی یہ حرف یا دیگر حروف یا الفاظ آئیں گے جن کا ترجمہ محذوف ہوگا یا بعض جگہ دیا بھی ہوگا، انکی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

ع ۳ ۲ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا

شَآءَ	اللّٰهُ	لَ	ذَهَبَ بِ	سَمْعِ	هِمْ	وَ	اَبْصَارِ	هِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىْءٍ	قَدِيْرٌ	يٰۤاَيُّهَا(يَا.اَيُّهَا)
چاہے	اللہ	ضرور	لے جائے	سماعت	ان کی	اور	بصارت/ دیکھنے کی قوت	انکی	بیشک	اللہ	اوپر	ہر	چیز	قدرت رکھنے والا	اے

اگر اللہ چاہتا تو ان کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ لوگو!

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

النَّاسُ	اُعْبُدُوْا	رَبَّ	كُمْ	الَّذِىْ	خَلَقَ	كُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِ	كُمْ	لَعَلَّ	كُمْ
لوگو	تم بندگی کرو	رب کی	اپنے	جس نے	پیدا کیا	تم کو	اور	ان کو جو	سے	پہلے	تمہارے	تاکہ	تم

اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے)

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ

تَتَّقُوْنَ	الَّذِىْ	جَعَلَ	لَ	كُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَ	السَّمَآءَ	بِنَآءً	وَ	اَنْزَلَ	مِنَ
پرہیزگار بنو	جس نے	بنایا	لیے	تمہارے	زمین کو	بچھونا/فرش	اور	آسمان کو	چھت	اور	اتارا	سے

بچو۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

السَّمَآءِ	مَآءً	فَ	اَخْرَجَ	بِ	هٖ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَ	كُمْ	فَ	لَا	تَجْعَلُوْا	لِ	اللّٰهِ	اَنْدَادًا
آسمان	پانی	پھر	نکالے/ پیدا کیے	سے	اس	کچھ	پھل	روزی	لیے	تمہارے	پس	نہ	تم ٹھہراؤ	لیے	اللہ کے	شریک

مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے میوے پیدا کیے۔ پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ

وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ

وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِىْ	رَيْبٍ	مِنْ	مَا	نَزَّلْنَا	عَلٰى	عَبْدِ	نَا	فَ	اِئْتُوْا بِ	سُوْرَةٍ
اور	تم	جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	میں	شک	سے	اس جو	اتارا ہم نے	پر	بندے	اپنے	پس	لے آؤ	کوئی سورۃ

اور تم جانتے تو ہو۔ اور اگر تم کو اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد عربیؐ) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت

مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

مِنْ	مِثْلِ	هٖ	وَ	اُدْعُوْا	شُهَدَآءَ	كُمْ	مِنْ دُوْنِ	اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	فَ	اِنْ
سے	مانند	اس کی	اور	بلالو	مددگار/شاہد	تمہارے/اپنے	سوائے/ چھوڑ کر	اللہ کو	اگر	ہوتم	سچے	پھر	اگر

تم بھی بنا لاؤ۔ اور اللہ کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ لیکن اگر (ایسا)

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَلْ

لَمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ

لَمْ	تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ	تَفْعَلُوْا	فَ	اِتَّقُوْا	النَّارَ	الَّتِيْ	وَقُوْدُ	هَا	النَّاسُ	وَ	الْحِجَارَةُ
نہ	تم کرسکو	اور	ہرگز نہیں	کرسکو گے	پس/تو	ڈرو	آگ سے	وہ کہ	ایندھن	اس کا	آدمی	اور	پتھر ہیں

نہ کرسکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے (اور جو)

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ

اُعِدَّتْ	لِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ	بَشِّرْ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَ	هُمْ	جَنّٰتٍ
تیار کی گئی	لیے	کافروں کے	اور	بشارت دے دیجئے	ان کو جنہوں نے	(سچائی کو) مان لیا	اور	کیے	نیک کام	یہ کہ	لیے	انکے	گھنے باغ ہیں

کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنادو کہ ان کے لیے (نعمت کے) باغ ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ

تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِ	هَا	الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْ	هَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِزْقًا	قَالُوْا	هٰذَا	الَّذِيْ
چلتی/بہتی ہیں	سے	نیچے	ان کے	نہریں	جب بھی	ان کو ملے گا	سے	اس	سے/کچھ	پھل	رزق/کھانے کو	کہیں گے	یہ	وہی ہے جو

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّ هُمْ

رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ	اُتُوْا	بِ	هٖ	مُتَشَابِهًا	وَ	لَ	هُمْ	فِيْ	هَا	اَزْوَاجٌ	مُطَهَّرَةٌ	وَ	هُمْ
ہم کو رزق ملا تھا	(اس) سے	پہلے	حالانکہ	انہیں دیا جائے گا	سے	اس	ملتا جلتا/ہم شکل	اور	لیے	ان کے	میں	ان	بیویاں	پاکیزہ	اور	وہ

ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔ اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی۔ اور وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ

فِيْ	هَا	خٰلِدُوْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا	يَسْتَحْيٖٓ	اَنْ	يَّضْرِبَ	مَثَلًا	مَا	بَعُوْضَةً	فَ	مَا	فَوْقَ	هَا
میں	ان	ہمیشہ رہا کریں گے	بیشک	اللہ	نہیں	شرماتا	اس سے کہ	وہ بیان کرے	مثال	کوئی سی	مچھر (کی)	خواہ	اسکی جو	بڑھ کر	اس سے

بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی، مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَ	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	هٗ	الْحَقُّ	مِنْ	رَبِّ	هِمْ	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
پھر	وہ کہ	جو لوگ	ایمان لائے	پس	وہ جانتے ہیں	کہ	وہ	حق ہے	طرف سے	رب کی	ان کے	اور	وہ کہ	جنہوں نے	کفر کیا/حق پوشی کی

جو مومن ہیں وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔ اور جو کافر ہیں

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

وقف لازم

فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ

فَ	يَقُوْلُوْنَ	مَاذَا	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِ	هٰذَا	مَثَلًا	يُضِلُّ	بِ	هٖ	كَثِيْرًا	وَ	يَهْدِيْ	بِ	هٖ	كَثِيْرًا
سو	کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا/ چاہا	اللہ نے	سے	اس	مثال	وہ گمراہ کرتا ہے	سے	اس	بہتوں کو	اور	ہدایت دیتا ہے	سے	اس	بہتوں کو

وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی مراد ہی کیا ہے؟ اس سے (اللہ) بہتوں کو گمراہ کرتا ہےاور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠

وَ	مَا	يُضِلُّ	بِ	هٖ	اِلَّا	الْفٰسِقِيْنَ	الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ	مِيْثَاقِ	هٖ
اور	نہیں	گمراہ کرتا ہے	سے	اس	مگر	بدکاروں کو	جو	توڑتے ہیں	عہد کو	اللہ کے	بعد	استواری کے	اس کی

اور گمراہ بھی کرتا ہے تو نافرمانوں ہی کو۔ جو اللہ کے اقرار کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

وَ	يَقْطَعُوْنَ	مَا	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِ	هٖ	اَنْ	يُوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ	فِيْ	الْاَرْضِ	اُولٰۗىِٕكَ	هُمُ
اور	کاٹتے ہیں	اس چیز کو کہ	حکم دیا	اللہ نے	ساتھ	جسکے	یہ کہ	اسے جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	میں	زمین	یہی لوگ	وہ

اور جس چیز (یعنی رشتۂ قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اس کو قطع کیے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں۔ یہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

الْخٰسِرُوْنَ	كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِ	اللّٰهِ	وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَ	اَحْيَا	كُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُ	كُمْ
نقصان اٹھانے والے ہیں	کس طرح	تم کفر کرتے ہو	سے	اللہ	اور	تھے تم	مردہ/ بے جان	پس	اس نے زندہ کیا	تم کو	پھر	وہ مارے گا	تم کو

نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (کافرو!) تم اللہ سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو۔ جس حال میں کہ تم بے جان تھے تو اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ

ثُمَّ	يُحْيِيْ	كُمْ	ثُمَّ	اِلٰى	هِ	تُرْجَعُوْنَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	لَ	كُمْ	مَا	فِيْ	الْاَرْضِ	جَمِيْعًا
پھر	وہ زندگی عطا کریگا	تم کو	پھر	طرف	اسی کی	تم لوٹائے جاؤ گے	وہی ہے	جس نے	پیدا کیا	لیے	تمہارے	جو	میں	زمین	سب (کاسب)

پھر وہی تم کو زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں۔

ع ٣
ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾

ثُمَّ	اِسْتَوٰى	اِلٰى	السَّمَآءِ	فَ	سَوّٰى	هُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ	بِ	كُلِّ	شَيْءٍ	عَلِيْمٌ
پھر	متوجہ ہوا	طرف	آسمان	پس	ٹھیک کر دیا	ان کو	سات	آسمان	اور	وہ	سے	ہر	چیز	خوب واقف/ خبردار ہے

پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا۔ اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے۔

غنہ، پُر (موٹا)، قلقلہ ۔ فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيۡ جَاعِلٌ فِي الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا

وَ	اِذۡ	قَالَ	رَبُّ	كَ	لِ	الۡمَلٰٓئِكَةِ	اِنِّيۡ (اِنَّ.ىۡ)	جَاعِلٌ	فِيۡ	الۡاَرۡضِ	خَلِيۡفَةً	قَالُوۡا	اَ	تَجۡعَلُ	فِيۡ	هَا
اور	جب	کہا	رب نے	آپ کے	سے	فرشتوں	بیشک میں	بنارہا ہوں	میں	زمین	خلیفہ	کہا انہوں نے	کیا	آپ مقرر کرینگے	میں	اس

اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا، کیا تو

مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَ يَسۡفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ؕ

مَنۡ	يُّفۡسِدُ	فِيۡ	هَا	وَ	يَسۡفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ	نَحۡنُ	نُسَبِّحُ	بِ	حَمۡدِ	كَ	وَ	نُقَدِّسُ	لَ	كَ
جو	فساد کرے	میں	اس	اور	بہائے	خون	اور	ہم	تسبیح کرتے ہیں	ساتھ	تعریف کے	تیری	اور	پاکیزگی بیان کرتے ہیں	لیے	تیرے

اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے، اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں۔

قَالَ اِنِّيۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى

قَالَ	اِنِّيۡۤ	اَعۡلَمُ	مَا	لَا	تَعۡلَمُوۡنَ	وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الۡاَسۡمَآءَ	كُلَّهَا (كُلَّ.هَا)	ثُمَّ	عَرَضَ	هُمۡ	عَلٰى
فرمایا	یقیناً میں	جانتا ہوں	جو کچھ	نہیں	تم جانتے	اور	اس نے سکھائے	آدم کو	نام	سب/کُل کے کُل	پھر	سامنے کیا	ان کو	پر

(اللہ نے) فرمایا، میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے

الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِيۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ

الۡمَلٰٓئِكَةِ	فَ	قَالَ	اَنۡۢبِـُٔوۡا	نِيۡ	بِ اَسۡمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ	قَالُوۡا	سُبۡحٰنَ	كَ
فرشتوں	پھر	کہا	بتاؤ	مجھ کو	نام	ان (اشیاء) کے	اگر	ہو تم	سچے	وہ بولے	پاک ہے	تو/آپ

سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ انہوں نے کہا تو پاک ہے،

لَا عِلۡمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰۤاٰدَمُ

لَا	عِلۡمَ	لَ	نَا	اِلَّا	مَا	عَلَّمۡتَ	نَا	اِنَّ	كَ	اَنۡتَ	الۡعَلِيۡمُ	الۡحَكِيۡمُ	قَالَ	يَا	اٰدَمُ
نہیں	کوئی علم	لیے/کو	ہم	مگر	جو کچھ	تو نے سکھایا	ہمیں	بیشک	تو	تو ہی	اصل جاننے والا	بڑی حکمت والا/ پختہ کار	فرمایا	اے	آدم

جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں، بے شک تو دانا (اور) حکمت والا ہے۔ (تب) اللہ نے (آدم کو) حکم دیا کہ اے آدم!

اَنۡۢبِئۡهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ ۙ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّيۡۤ اَعۡلَمُ

اَنۡۢبِئۡ	هُمۡ	بِاَسۡمَآئِ	هِمۡ	فَ	لَمَّاۤ	اَنۡۢبَاَ	هُمۡ	بِاَسۡمَآئِ	هِمۡ	قَالَ	اَ	لَمۡ	اَقُلۡ	لَ	كُمۡ	اِنِّيۡۤ	اَعۡلَمُ
تو بتادے	ان کو	نام	انکے	پس	جب	اس نے بتائے	انکو	نام	انکے	کہا	کیا	نہ	میں نے کہا تھا	سے	تم	بیشک میں	جانتا ہوں

تم ان کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے ان کو ان کے نام بتائے تو (فرشتوں سے) فرمایا، کیوں! میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ آل

غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۙ وَ اَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذۡ

غَیۡبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	وَ	اَعۡلَمُ	مَا	تُبۡدُوۡنَ	وَ	مَا	کُنۡتُمۡ	تَکۡتُمُوۡنَ	وَ	اِذۡ
مخفی باتیں	آسمانوں کی	اور	زمین کی	اور	جانتا ہوں	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	ہو تم	چھپاتے	اور	جب

اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے۔ اور جب

قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰی وَ اسۡتَکۡبَرَ ٭۫ وَ کَانَ مِنَ

قُلۡنَا	لِ	الۡمَلٰٓئِکَةِ	اُسۡجُدُوۡا	لِ	اٰدَمَ	فَ	سَجَدُوۡا	اِلَّا	اِبۡلِیۡسَ	اَبٰی	وَ	اِسۡتَکۡبَرَ	وَ	کَانَ	مِنَ
ہم نے کہا	سے	فرشتوں	سجدہ کرو	لیے	آدم کے	پس	انہوں نے سجدہ کیا	مگر	شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا	اور	ہوگیا	سے

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے۔ مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر

الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَ زَوۡجُکَ الۡجَنَّةَ وَ کُلَا مِنۡهَا رَغَدًا

الۡکٰفِرِیۡنَ	وَ	قُلۡنَا	یٰۤا	اٰدَمُ	اُسۡکُنۡ	اَنۡتَ	وَ	زَوۡجُ	كَ	الۡجَنَّةَ	وَ	کُلَا	مِنۡ	هَا	رَغَدًا
کافروں	اور	ہم نے کہا	اے	آدم	رہ/ساکن ہو	تو	اور	بیوی	تیری	جنت میں	اور	کھاؤ تم دونوں	میں سے	اس	بافراغت/جتنا چاہو

کافر بن گیا۔ اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک

حَیۡثُ شِئۡتُمَا ۪ وَ لَا تَقۡرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوۡنَا مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا

حَیۡثُ	شِئۡتُمَا	وَ	لَا	تَقۡرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَ	تَکُوۡنَا	مِنَ	الظّٰلِمِیۡنَ	فَ	اَزَلَّ	هُمَا
جہاں سے	چاہو تم دونوں	اور	نہ	پاس جانا	اس	درخت کے	پس	ہو جاؤ گے تم دونوں	سے	ظالموں میں	پھر	پھسلا دیا	ان دونوں کو

کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے دونوں کو

الشَّیۡطٰنُ عَنۡهَا فَاَخۡرَجَهُمَا مِمَّا کَانَا فِیۡهِ ۪ وَ قُلۡنَا اهۡبِطُوۡا بَعۡضُکُمۡ لِبَعۡضٍ

الشَّیۡطٰنُ	عَنۡ	هَا	فَ	اَخۡرَجَ	هُمَا	مِنۡ	مَا	کَانَا	فِیۡ	هِ	وَ	قُلۡنَا	اِهۡبِطُوۡا	بَعۡضُ	کُمۡ	لِ	بَعۡضٍ
شیطان نے	سے	اس	پس	نکال باہر کیا	ان کو	سے	اس کہ	تھے وہ دونوں	میں	جس	اور	ہم نے کہا	اتر جاؤ	بعض/ایک	تمہارا	لیے	دوسرے کے

وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش ونشاط) میں تھے اُس سے ان کو نکلوا دیا۔ تب ہم نے حکم دیا کہ (بہشت بریں سے) چلے جاؤ، تم ایک دوسرے کے

عَدُوٌّ ۚ وَ لَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ مُسۡتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ

عَدُوٌّ	وَ	لَ	کُمۡ	فِیۡ	الۡاَرۡضِ	مُسۡتَقَرٌّ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰی	حِیۡنٍ	فَ	تَلَقّٰۤی	اٰدَمُ	مِنۡ	رَبِّ	هٖ
دشمن	اور	لیے	تمہارے	میں	زمین	ٹھہرنا	اور	برتنا/نفع اٹھانا ہے	تک	ایک وقت خاص	پس	سیکھ لیں	آدم نے	سے	رب	اپنے

دشمن ہو اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے۔ پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَل

كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ

كَلِمٰتٍ	فَ	تَابَ	عَلٰى	هِ	اِنَّ	هٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	قُلْنَا	اِهْبِطُوْا	مِنْ	هَا	جَمِيْعًا
کچھ باتیں	پس	مہربانی فرمائی	پر	اس	بے شک	وہ	وہی	توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان	ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	سے	اس	سب کے سب

مانگی) تو اس نے ان کا قصور معاف کر دیا۔ بے شک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے۔ ہم نے فرمایا کہ تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

فَ	اِمَّا	يَاْتِيَنَّ	كُمْ	مِنْ	نِيْ	هُدًى	فَ	مَنْ	تَبِعَ	هُدَا	يَ	فَ	لَا	خَوْفٌ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	هُمْ
پس	اگر	آئے	تمہارے پاس	طرف سے	میری	ہدایت	تو	جو	پیروی کریگا	ہدایت کی	میری	پس	نہیں	کوئی خوف	پر	ان	اور	نہ	وہ

جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنھوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

يَحْزَنُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِ	اٰيٰتِ	نَا	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ	النَّارِ	هُمْ	فِيْ	هَا
غمناک ہوں گے	اور	جو لوگ	کافر ہوں گے	اور	تکذیب کریں گے	سے	آیتوں	ہماری	وہ	اہل/صحبتی	آگ کے	وہ	میں	اس

غمناک ہوں گے۔ اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں (اور) وہ

اگر وقف کریں گے تو ز ا موٹی ہوگی۔

خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا

ع ۴

خٰلِدُوْنَ	يَا	بَنِيْ	اِسْرَآءِيْلَ ①	اُذْكُرُوْا	نِعْمَةِ	يَ	الَّتِيْ	اَنْعَمْتُ	عَلٰى	كُمْ	وَ	اَوْفُوْا
ہمیشہ رہیں گے	اے	بیٹو	یعقوب کے	تم یاد کرو	نعمت	میری	وہ جو	میں نے انعام کی	پر	تم	اور	پورا کرو

ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اے آل یعقوب! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو

بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا

بِ	عَهْدِ	يْ	اُوْفِ	بِ عَهْدِ	كُمْ	وَ	اِيَّايَ	فَ	اِرْهَبُوْا	نِ	وَ	اٰمِنُوْا	بِ	مَا	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا
ساتھ/کو	عہد	میرے	میں پورا کرونگا	عہد کو	تمہارے	اور	مجھ ہی سے	پس	ڈرو	مجھ سے	اور	ایمان لاؤ	پر	جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنیوالا

تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ اور جو کتاب میں نے (اپنے رسول محمدؐ پر) نازل کی ہے جو

لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَّاِيَّايَ

لِ	مَا	مَعَ	كُمْ	وَ	لَا	تَكُوْنُوْا	اَوَّلَ	كَافِرٍ	بِ	هٖ	وَ	لَا	تَشْتَرُوْا	بِ	اٰيٰتِ	يْ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	وَ	اِيَّايَ
لیے	اس جو	پاس	تمہارے	اور	نہ	ہوجاؤ	پہلے	کافر	سے	اس	اور	نہ	خریدو/لو	بدلے	آیتوں کے	میری	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ ہی سے

تمہاری کتاب (تورات) کو سچا کہتی ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس سے منکر اوّل نہ بنو۔ اور میری آیتوں (میں تحریف کر کے ان) کے بدلے تھوڑی سی قیمت

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ آل

① اِسْرَآءِیْل: اس کے معنی ہیں اللہ کا بندہ (یعنی عبداللہ)۔ یہ حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا، انھی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾

فَ	اِتَّقُوۡا	نِ	وَ	لَا	تَلۡبِسُوۡا	الۡحَقَّ	بِ	الۡبَاطِلِ	وَ	تَكۡتُمُوۡا	الۡحَقَّ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَعۡلَمُوۡنَ
پس	ڈرو	مجھ سے	اور	نہ	ملاؤ	حق کو	ساتھ	باطل کے	اور	(نہ) چھپاؤ	حق کو	اس حال میں کہ	تم	جانتے ہو

(یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرو اور مجھی سے خوف رکھو۔ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ

وَ	اَقِيۡمُوۡا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوۡا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارۡكَعُوۡا	مَعَ	الرّٰكِعِيۡنَ	اَ	تَاۡمُرُوۡنَ	النَّاسَ
اور	قائم کرو	نماز	اور	دو	زکوٰۃ	اور	جھکتے رہو	ساتھ	جھکنے والوں کے	کیا	تم حکم کرتے ہو	لوگوں کو

اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ (یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو

بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

بِ	الۡبِرِّ	وَ	تَنۡسَوۡنَ	اَنۡفُسَ	كُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَتۡلُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	اَ	فَ	لَا	تَعۡقِلُوۡنَ
ساتھ	نیکی کے	اور	بھول جاتے ہو	جانوں	اپنی کو	اور	تم	تلاوت کرتے ہو	کتاب	کیا	پس	نہیں	تم عقل سے کام لیتے

کہتے ہو اور اپنے تئیں فراموش کیے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (اللہ) بھی پڑھتے ہو۔ کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيۡنَ

وَ	اِسۡتَعِيۡنُوۡا	بِ	الصَّبۡرِ	وَ	الصَّلٰوةِ	وَ	اِنَّ	هَا	لَ	كَبِيۡرَةٌ	اِلَّا	عَلٰى	الۡخٰشِعِيۡنَ	الَّذِيۡنَ
اور	مدد لو	سے	صبر	اور	نماز	اور	بیشک	وہ	البتہ	بڑی مشکل/بھاری ہے	مگر	پر	خشوع کرنیوالوں	جو

اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں۔ جو

الربع ۵ ۵ع

يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا

يَظُنُّوۡنَ	اَنَّ	هُمۡ	مُلٰقُوۡا	رَبِّ	هِمۡ	وَ	اَنَّ	هُمۡ	اِلٰى	هِ	رٰجِعُوۡنَ	يَا	بَنِىۡ	اِسۡرَآءِيۡلَ	اُذۡكُرُوۡا
یقین رکھتے ہیں	کہ	وہ	ملنے والے ہیں	رب سے	اپنے	اور	یہ کہ	وہ	طرف	اسکی	رجوع کرنیوالے ہیں	اے	اولاد	اسرائیل	تم یاد کرو

یقین کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے یعقوب کی اولاد! میرے وہ احسان

نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا

نِعۡمَةِ	ىَ	الَّتِىۡۤ	اَنۡعَمۡتُ	عَلٰى	كُمۡ	وَ	اَنِّىۡ (اَنَّ ىۡ)	فَضَّلۡتُ	كُمۡ	عَلَى	الۡعٰلَمِيۡنَ	وَ	اِتَّقُوۡا	يَوۡمًا
نعمت	میری	وہ جو	میں نے کی	پر	تم	اور	بیشک میں نے	بڑائی دی	تم کو	پر	تمام عالم	اور	ڈرو	اس دن سے

یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور یہ کہ میں نے تم کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔ اور اس دن سے ڈرو

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا

لَا	تَجْزِىْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ	شَيْـًٔا	وَ	لَا	يُقْبَلُ	مِنْ	هَا	شَفَاعَةٌ	وَ	لَا	يُؤْخَذُ	مِنْ	هَا
نہ	کام آئے	کوئی نفس	بارے میں	کسی نفس کے	کچھ	اور	نہ	قبول کی جائے	سے	اس	کوئی سفارش	اور	نہ	لیا جائے	سے	اس

جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول

عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ

عَدْلٌ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ	نَجَّيْنَا	كُمْ	مِنْ	اٰلِ	فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَ	كُمْ	سُوْٓءَ
بدلہ	اور	نہ	وہ	مدد دیے جائیں گے	اور	جب	ہم نے نجات دی	تم کو	سے	آل/قوم	فرعون	وہ چکھاتے تھے	تم کو	برا

کیا جائے اور نہ لوگ (کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں۔ اور (ہمارے ان احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو قوم فرعون سے مخلصی بخشی۔ وہ (لوگ) تم کو بڑا

الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ

الْعَذَابِ	يُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَ	كُمْ	وَ	يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَ	كُمْ	وَ	فِيْ	ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ	مِنْ
عذاب	ذبح کرتے تھے	بیٹوں کو	تمہارے	اور	زندہ رکھتے تھے	عورتوں کو	تمہاری	اور	میں	اس	ایک آزمائش (تھی)	سے

دکھ دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

رَبِّ	كُمْ	عَظِيْمٌ	وَ	اِذْ	فَرَقْنَا	بِ كُمْ	الْبَحْرَ	فَ	اَنْجَيْنَا	كُمْ	وَ	اَغْرَقْنَا	اٰلَ	فِرْعَوْنَ
پروردگار	تمہارے	بڑی	اور	جب	پھاڑا ہم نے	تمہارے لیے	سمندر/دریا	پھر/پس	ہم نے بچالیا	تم کو	اور	ہم نے غرق کیا	آلِ	فرعون کو

بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا تو تم کو تو نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا

وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ	وَ	اِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰى	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً	ثُمَّ	اِتَّخَذْتُمْ	الْعِجْلَ
اور	تم	دیکھ رہے تھے	اور	جب	ہم نے وعدہ کیا	موسیٰ سے	چالیس	رات کا/راتیں	پھر	تم نے بنالیا	بچھڑے کو

اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے۔ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ کیا تو تم نے ان کے پیچھے بچھڑے کو (معبود) مقرر

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ

مِنْۢ بَعْدِ	هٖ	وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ	ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْ	كُمْ	مِنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	لَعَلَّ	كُمْ
بعد	اسکے	اور	تم	ظالم/حد سے گزرنے والے تھے	پھر	ہم نے معاف کیا	سے	تم	بعد	اس کے	تاکہ/شاید	تم

کر لیا اور تم ظلم کر رہے تھے۔ پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آلِ

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ

تَشْكُرُوْنَ	وَ	اِذْ	اٰتَيْنَا	مُوْسٰى	الْكِتٰبَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّ	كُمْ	تَهْتَدُوْنَ	وَ	اِذْ
شکرگزار بنو	اور	جب	دی ہم نے	موسیٰ کو	کتاب	اور	سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی	شاید کہ	تم	سیدھی راہ پالو	اور	جب

شکر کرو۔ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کیے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔ اور جب

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

قَالَ	مُوْسٰى	لِ	قَوْمِ	هٖ	يَا	قَوْمِ (قَوْمَ. یْ) ❶	اِنَّ	كُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَ	كُمْ	بِ	اِتِّخَاذِ	كُمُ	الْعِجْلَ
کہا	موسیٰ نے	سے	قوم	اپنی	اے	میری قوم	بیشک	تم نے	ظلم کیا	نفسوں پر	اپنے	سے/میں	ٹھہرانے	اپنے	بچھڑے کو

موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں (بڑا) ظلم کیا ہے

فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ

فَ	تُوْبُوْٓا	اِلٰى	بَارِئِ	كُمْ	فَ	اُقْتُلُوْٓا	اَنْفُسَ	كُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَ	كُمْ	عِنْدَ	بَارِئِ	كُمْ
پس	توبہ کرو	آگے	پیدا کرنیوالے کے	اپنے	پس	قتل کرو	نفسوں کو	اپنے	یہی	بہتر ہے	لیے	تمہارے	نزدیک	خالق کے	تمہارے

تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہارا قصور

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

فَ	تَابَ عَلٰى	كُمْ	اِنَّ	هٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يَا	مُوْسٰى	لَنْ	نُؤْمِنَ	لَ كَ
پھر	اس نے توبہ قبول کی	تمہاری	بیشک	وہ	وہی	توبہ قبول کرنیوالا	رحم کرنیوالا	اور	جب	تم نے کہا تھا	اے	موسیٰ	ہرگز نہیں	ہم ایمان لائینگے	تجھ پر

معاف کر دیا۔ وہ بے شک معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے۔ اور جب تم نے (موسیٰ ؑ سے) کہا کہ موسیٰ جب تک ہم اللہ کو سامنے نہ دیکھ

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ

حَتّٰى	نَرَى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَ	اَخَذَتْ	كُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ	ثُمَّ	بَعَثْنَا	كُمْ
یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ کو	علانیہ	پس	آلیا	تم کو	بجلی کی کڑک/دھماکہ نے	اور	تم	دیکھتے تھے	پھر	زندہ کیا ہم نے	تمہیں

لیں گے تم پر ایمان نہیں لائیں گے تو تم کو بجلی نے آگھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر موت آجانے کے بعد ہم نے تم کو

مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا

مِنْۢ بَعْدِ	مَوْتِ	كُمْ	لَعَلَّ	كُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلٰى	كُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا
بعد	موت کے	تمہاری	شاید کہ	تم	شکر کرو	اور	سایہ کیا ہم نے	پر	تم	بادلوں کا	اور	اتارا ہم نے

ازسرِنو زندہ کر دیا تاکہ احسان مانو۔ اور بادل کا تم پر سایہ کیے رکھا اور (تمہارے لیے) من اور سلویٰ

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَل

❶ قَوْمِ اصل میں قَوْمِیْ ہے، یْ متکلم محذوف ہے۔

عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ

عَلٰى	كُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنَا	كُمْ	وَ	مَا	ظَلَمُوْا	نَا	وَ	لٰكِنْ
اوپر	تمہارے	من	اور	سلویٰ	(کہ) کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	دیں ہم نے	تمہیں	اور	نہیں	نقصان کیا انہوں نے	ہمارا	اور	لیکن

اتارتے رہے کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ (پیو، مگر تمہارے بزرگوں نے ان نعمتوں کی کچھ قدر نہ جانی اور) وہ ہمارا کچھ نہیں

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

كَانُوْٓا	اَنْفُسَ	هُمْ	يَظْلِمُوْنَ	وَ	اِذْ	قُلْنَا	اُدْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَ	كُلُوْا	مِنْ	هَا	حَيْثُ
وہ تھے	نفسوں پر	اپنے ہی	ظلم کرتے	اور	جب	کہا ہم نے	داخل ہو جاؤ	اس	بستی میں	پس/پھر	کھاؤ	سے	اس	جہاں

بگاڑتے تھے بلکہ اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔ اور جب ہم نے (ان سے) کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

شِئْتُمْ	رَغَدًا	وَ	اُدْخُلُوْا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	نَغْفِرْ	لَ	كُمْ	خَطٰيٰ	كُمْ
تم چاہو	مزے سے	اور	داخل ہو	دروازے میں	سجدہ کرتے ہوئے/فروتنی سے	اور	کہتے جانا	بخش دے	ہم بخش دینگے	لیے	تمہارے	خطائیں	تمہاری

خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حِطَّةٌ کہنا، ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے

وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

وَ	سَ	نَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ	فَ	بَدَّلَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَ هُمْ
اور	عنقریب	ہم زیادہ دینگے	نیکی کرنے والوں کو	پھر	بدل دیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	کلمہ	سوائے	اس کے جو	کہا گیا	ان سے

اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا۔

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَ اِذِ ع ٦

فَ	اَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِنَ	السَّمَآءِ	بِ مَا	كَانُوْا	يَفْسُقُوْنَ	وَ	اِذْ
پھر	ہم نے اتارا	پر	ان لوگوں جنہوں نے	ظلم کیا	ایک سخت عذاب	سے	آسمان	بسبب جو	وہ تھے	نافرمانی کرتے	اور	جب

پس ہم نے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیوں کہ نافرمانیاں کیے جاتے تھے۔ اور جب

اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

اِسْتَسْقٰى	مُوْسٰى	لِ	قَوْمِ	هٖ	فَ	قُلْنَا	اِضْرِبْ	بِ	عَصَا	كَ	الْحَجَرَ	فَ	اِنْفَجَرَتْ	مِنْ	هُ
پانی مانگا	موسیٰ نے	لیے	قوم کے	اپنی	تو	کہا ہم نے	مارو	سے	لاٹھی	اپنی	پتھر پر	پس	پھوٹ بہے	سے	اس

موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے (اللہ سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (انہوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں سے بارہ

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ

اِثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَشْرَبَ	هُمْ	كُلُوْا	وَ	اِشْرَبُوْا	مِنْ	رِزْقِ
دو دس / بارہ	چشمے	تحقیق	جان لیا	تمام	لوگوں نے	پانی لینے کی جگہ/گھاٹ	اپنا	کھاؤ	اور	پیو	میں سے	روزی

چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا۔ (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو

اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى

اللّٰهِ	وَ	لَا	تَعْثَوْا	فِيْ	الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يَا	مُوْسٰى	لَنْ	نَصْبِرَ	عَلٰى
اللہ کی	اور	نہ	تباہی کرو/ پھرو	میں	زمین	مفسد بن کر	اور	جب	تم نے کہا	اے	موسیٰ	ہرگز نہیں	ہم صبر کریں گے	پر

مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔ اور جب تم نے کہا کہ موسیٰ! ہم سے ایک (ہی) کھانے پر صبر نہیں ہو

طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا

طَعَامٍ	وَاحِدٍ	فَ	اُدْعُ	لَ	نَا	رَبَّ	كَ	يُخْرِجْ	لَنَا	مِنْ	مَا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ	مِنْ	بَقْلِ	هَا
کھانے	ایک	پس	دعا کرو	لیے	ہمارے	رب سے	اپنے	وہ نکالے	ہمارے لیے	سے	اس جو	اگاتی ہے	زمین	سے	ساگ	اسکے

سکتا تو اپنے پروردگار سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ)

وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى

وَ	قِثَّآئِ	هَا	وَ	فُوْمِ	هَا	وَ	عَدَسِ	هَا	وَ	بَصَلِ	هَا	قَالَ	اَ	تَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِيْ	هُوَ	اَدْنٰى
اور	ککڑی/ترکاری	اسکی	اور	گیہوں	اسکے	اور	مسور	اسکے	اور	پیاز	اسکے	کہا	کیا	تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	اس چیز کو جو	وہ	ادنیٰ ہے

جو نباتات زمین سے اُگتی ہیں ہمارے لیے پیدا کردے۔ انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں

بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

بِ	الَّذِيْ	هُوَ	خَيْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَ	اِنَّ	لَكُمْ	مَا	سَاَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلٰى	هِمُ
بدلے	اسکے جو	وہ	بہتر ہے	اترو/ جارہو	کسی شہر میں	پس	بیشک	تمہارے لیے	وہ جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کردی گئی	پر	ان

کیوں چاہتے ہو (اگر یہی چیزیں مطلوب ہیں تو) کسی شہر میں جا اترو وہاں جو مانگتے ہو مل جائے گا۔ اور (آخرکار) ذلت (و رسوائی) اور محتاجی (و بے نوائی)

الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ

الذِّلَّةُ	وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ	بَآءُوْ	بِ	غَضَبٍ	مِنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِ اَنَّ	هُمْ	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِ	اٰيٰتِ
ذلت	اور	پستی/محتاجی	اور	وہ گھر گئے	میں	غضب	طرف سے	اللہ کی	یہ	اسلئے کہ	وہ	تھے	کفر کرتے	سے	آیتوں

ان سے چمٹا دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اَلْ

اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؑ ﴿۶۱﴾ ع ۷/۲

اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ	الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَ	كَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ
اللہ کی	اور	قتل کرتے تھے	نبیوں کو	بغیر/نا	حق	یہ	بسبب جو	انہوں نے نافرمانی کی	اور	تھے	وہ حد سے نکلتے

تھے اور (اس کے) نبیوں کو ناحق قتل کردیتے تھے (یعنی) یہ اس لیے کہ نافرمانی کیے جاتے اور حد سے بڑھے جاتے تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ	بِ اللّٰهِ
یقیناً/بیشک	جولوگ	مسلمان ہوئے	اور	جو	یہودی ہوئے	اور	نصاریٰ	اور	صابی	جوکوئی	ایمان لائے	اللہ پر

جو لوگ مسلمان ہیں، یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو اللہ اور روز قیامت پر

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَ	لَهُمْ	اَجْرُ	هُمْ	عِنْدَ	رَبِّ	هِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
اور	دن	آخرت پر	اور	عمل کرے	نیک	پس	ان کیلئے	بدلہ/ثواب	ان کا	پاس	رب	ان کے	اور	نہ	کوئی خوف	ان پر

ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا۔ اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہوگا

وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ

وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	كُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَ	كُمْ	الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَا
اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا	پختہ عہد	تم سے	اور	اونچا کیا/اٹھایا	اوپر	تمہارے	پہاڑ/طور کو	پکڑو	جو

اور نہ وہ غمناک ہونگے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد (کر) لیا اور کوہِ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا) کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اٰتَيْنَا	كُمْ	بِ	قُوَّةٍ	وَ	اُذْكُرُوْا	مَا	فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِنْۢ بَعْدِ
دیا ہم نے	تم کو	سے	قوت	اور	یاد رکھو	جو	اس میں	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	پھر	تم پھر گئے	بعد

اس کو زور سے پکڑے رہو اور جو اس میں (لکھا) ہے اسے یاد رکھو تاکہ (عذاب سے) محفوظ رہو۔ تو تم اس کے بعد (عہد سے) پھر

ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَقَدْ

ذٰلِكَ	فَ	لَوْلَا	فَضْلُ	اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُ	هٗ	لَ	كُنْتُمْ	مِنَ	الْخٰسِرِيْنَ	وَ	لَقَدْ
اسکے	پس	اگر نہ (ہوتا)	فضل	اللہ کا	تم پر	اور	رحمت	اسکی	البتہ	تم ہوتے	سے	خسارہ پانے والوں میں	اور	یقیناً

گئے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم خسارے میں پڑ گئے ہوتے۔ اور

غُنّہ، پُر (موٹا)، قَلْقَلہ
فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اَلْ

عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۶۵﴾

عَلِمْتُمْ	الَّذِيْنَ	اِعْتَدَوْا	مِنْ	كُمْ	فِيْ	السَّبْتِ	فَ	قُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِئِيْنَ
تم جانتے ہو	ان کو جنہوں نے	تعدی کی	میں سے	تم	میں	ہفتہ کے دن	پس/تو	ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ	بندر	ذلیل وخوار

تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل وخوار

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

فَ	جَعَلْنَا	هَا	نَكَالًا	لِ	مَا	بَيْنَ يَدَيْ ❶	هَا	وَ	مَا	خَلْفَ	هَا	وَ	مَوْعِظَةً	لِ	الْمُتَّقِيْنَ
پس	ہم نے بنایا	اسکو	عبرت	واسطے	جو	درمیان دو ہاتھوں کے/سامنے والے	انکے	اور	جو	پیچھے آنیوالے	انکے	اور	نصیحت	لیے	پرہیزگاروں کے

بندر ہو جاؤ۔ اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کے لیے اور جو ان کے بعد آنے والے تھے، عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنا دیا۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا

وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِ	قَوْمِ	هٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُ	كُمْ	اَنْ	تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْا	اَ	تَتَّخِذُ	نَا
اور	جب	کہا	موسیٰ نے	سے	قوم	اپنی	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	تمہیں	کہ	ذبح کرو	ایک گائے/بیل	بولے	کیا	تو اڑانا چاہتا ہے	ہمارا

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو۔ وہ بولے کیا تم ہم سے

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

هُزُوًا	قَالَ	اَعُوْذُ	بِ اللّٰهِ	اَنْ	اَكُوْنَ	مِنَ	الْجٰهِلِيْنَ	قَالُوْا	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّ	كَ	يُبَيِّنْ
مذاق	کہا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	کہ	میں ہو جاؤں	سے	جاہلوں میں	انہوں نے کہا	دعا کرو	ہمارے لیے	رب	اپنے سے	وہ بیان کرے

ہنسی کرتے ہو؟ (موسیٰؑ نے) کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں۔ انہوں نے کہا، اپنے پروردگار سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ بیل

لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ

لَنَا	مَا	هِيَ	قَالَ	اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّ	هَا	بَقَرَةٌ	لَا	فَارِضٌ	وَ	لَا	بِكْرٌ	عَوَانٌ	بَيْنَ	ذٰلِكَ
ہمارے لیے	کیا ہے	وہ	کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ	وہ	گائے ہے	نہ	بوڑھی	اور	نہ	چھوٹی عمر کی	میانہ عمر/جوان	درمیان	اسکے

کس طرح کا ہو۔ (موسیٰؑ نے) کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو،

فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ

فَ	اِفْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ	قَالُوْا	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا	لَوْنُ	هَا	قَالَ	اِنَّهٗ
پس	کرو	جو	تمہیں حکم دیا جاتا ہے	کہا انہوں نے	دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے پروردگار سے	بیان کردے	ہمارے لیے	کیا ہے	رنگ	اسکا	کہا	بیشک وہ

سو جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے ویسا کرو۔ انہوں نے کہا، اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو یہ بھی بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ (موسیٰؑ نے) کہا،

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ آل

❶ بَيْنَ يَدَيْهَا: انکے دو ہاتھوں کے درمیان یعنی انکے سامنے/آگے، مراد اس زمانے کے لوگ۔

يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَوْنُ	هَا	تَسُرُّ	النّٰظِرِيْنَ	قَالُوْا	اُدْعُ	لَنَا	رَبَّكَ
فرماتا ہے	بیشک وہ	گائے	زرد	خوب گہرا زرد	رنگ	اسکا	خوش کرتا ہے	دیکھنے والوں کو	کہا انہوں نے	دعا کرو	ہمارے لیے	رب سے اپنے

پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیتا ہو۔ انہوں نے کہا، (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجئے کہ

يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ

يُبَيِّنْ	لَنَا	مَا	هِيَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَيْنَا	وَ	اِنَّا	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَ	مُهْتَدُوْنَ	قَالَ
بیان کردے	ہمارے لیے	(اور) کیسی ہے	وہ	بیشک	وہ گائے	مشتبہ ہوگئی	ہم پر	اور	بیشک ہم	اگر	چاہا	اللہ نے	ضرور	پتہ پائیں گے	کہا

ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں (پھر) اللہ نے چاہا تو ہمیں ٹھیک بات معلوم

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا

اِنَّهٗ	يَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَا	ذَلُوْلٌ	تُثِيْرُ	الْاَرْضَ	وَ لَا	تَسْقِي	الْحَرْثَ	مُسَلَّمَةٌ	لَا
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	محنت کرنے والی	ہل جوتتی	زمین میں	اور نہ	سیراب کرتی ہے	کھیتی	صحیح سالم/ بے عیب	نہ

ہو جائے گی۔ (موسیٰؑ نے) کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو، نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو، اس میں کسی طرح کا

شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اِذْ ع ۸ ۸

شِيَةَ	فِيْهَا	قَالُوْا	الْـٰٔنَ	جِئْتَ بِ	الْحَقِّ	فَ	ذَبَحُوْا	هَا	وَ مَا	كَادُوْا	يَفْعَلُوْنَ	وَ	اِذْ
کوئی داغ	اس میں	کہنے لگے	اب	تو لایا	ٹھیک بات	پھر	ذبح کیا انہوں نے	اسے	اور نہ	لگتے تھے	وہ ایسا کرتے	اور	جب

داغ نہ ہو۔ کہنے لگے اب تم نے سب باتیں درست بتا دیں۔ غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنے والے تھے نہیں۔ اور جب

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا

قَتَلْتُمْ	نَفْسًا	فَ	اِدّٰرَءْتُمْ ❶	فِيْهَا	وَ اللّٰهُ	مُخْرِجٌ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	فَ	قُلْنَا
تم نے مار ڈالا	ایک شخص کو	پھر	ایک دوسرے پر الزام ڈالنے لگے	اس میں	اور اللہ	ظاہر کرنے والا تھا	جو	تم تھے	چھپاتے	پھر	کہا ہم نے

تم نے ایک شخص کو قتل کیا تو اس میں باہم جھگڑنے لگے لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے اللہ اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔ تو ہم نے کہا کہ

اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

اِضْرِبُوْا	هُ	بِ	بَعْضِ	هَا	كَ ذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى	وَ	يُرِيْ	كُمْ	اٰيٰتِ	هٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ
مارو	اس کو	سے	ایک ٹکڑے	اسکے	اس طرح	زندہ کرتا ہے	اللہ	مردوں کو	اور	دکھاتا ہے	تمہیں	نشانیاں	اپنی	تاکہ تم	عقل سے کام لو

اس بیل کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو۔ اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ آل

❶ ایک دوسرے پر الزام دھرنے لگے یعنی باہم جھگڑنے لگے۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ

ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوْبُ	كُمْ	مِنْۢ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَ	هِيَ	كَ	الْحِجَارَةِ	اَوْ	اَشَدُّ	قَسْوَةً	وَ	اِنَّ	مِنَ
پھر	سخت ہوگئے	دل	تمہارے	بعد	اسکے	پس	وہ	جیسے	پتھر ہوں	یا	(اس سے بھی) زیادہ	سخت	اور	بیشک	میں سے

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے گویا وہ پتھر ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت۔ اور پتھر

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ

الْحِجَارَةِ	لَ مَا	يَتَفَجَّرُ	مِنْهُ	الْاَنْهٰرُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَ	يَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ
پتھروں	البتہ وہ جو	پھوٹ نکلتے ہیں	اسمیں سے	دریا/چشمے	اور	بیشک	ان میں سے	البتہ وہ جو	پھٹ جاتا ہے	پس	نکلتا ہے	اس میں سے	پانی

تو بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اوران میں سے پانی نکلنے لگتا ہے،

وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَ اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا	يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ	اللّٰهِ	وَ مَا	اللّٰهُ	بِ غَافِلٍ	عَمَّا (عَنْ. مَا)	تَعْمَلُوْنَ
اور بیشک	ان میں سے	البتہ وہ جو	گر پڑتا ہے	سے	خوف	اللہ کے	اور نہیں	اللہ	بے خبر/غافل	اس سے جو	تم عمل کرتے ہو

اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں، اور اللہ تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ

اَ	فَ	تَطْمَعُوْنَ	اَنْ	يُّؤْمِنُوْا	لَكُمْ	وَ	قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ	اللّٰهِ	ثُمَّ
کیا	پھر	تم طمع رکھتے ہو	یہ کہ	وہ ایمان لائیں گے	تم پر	اور	تحقیق	تھا/ہو چکا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	کہ وہ سنتے تھے	کلام	اللہ کا	پھر

(مومنو!) کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے (دین کے) قائل ہو جائیں گے (حالانکہ) ان میں سے کچھ لوگ کلام اللہ (یعنی تورات) کو سنتے پھر

يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا

يُحَرِّفُوْنَ	هٗ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْا	هُ	وَ هُمْ	يَعْلَمُوْنَ	وَ اِذَا	لَقُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْۤا
بدل دیتے	اس کو	اسکے بعد	کہ	وہ سمجھ لیتے	اس کو	حالانکہ وہ	جانتے ہیں	اور جب	وہ ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں

اس کے سمجھ لینے کے بعد اُس کو جان بوجھ کر بدل دیتے رہے ہیں۔ اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

اٰمَنَّا	وَ اِذَا	خَلَا	بَعْضُ	هُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ	قَالُوْۤا	اَ	تُحَدِّثُوْنَ	هُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
ہم بھی ایمان لائے	اور جب	تنہا ہوتے ہیں	بعض	انکے	پاس	بعض کے	کہتے ہیں	کیا	تم بتاتے ہو	ان کو	اس کو جو	ظاہر کیا	اللہ نے	تم پر

ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور جس وقت آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں جو بات اللہ نے تم پر ظاہر فرمائی ہے وہ تم ان کو اس لیے بتائے دیتے ہو

غنہ، پُر (موٹا)، قلقلہ فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آلْ

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (٧٦) اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

لِ	يُحَآجُّوْا	كُمْ	بِهٖ	عِنْدَ	رَبِّ	كُمْ	اَ	فَ	لَا	تَعْقِلُوْنَ	اَوَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا
تاکہ	وہ حجت لائیں	تم پر	اس سے	نزدیک	رب کے	تمہارے	کیا	پس	نہیں	تم عقل رکھتے	کیا	نہیں	وہ جانتے	بیشک اللہ	جانتا ہے	جو کچھ

کہ (قیامت کے دن) اسی کے حوالے سے تمہارے پروردگار کے سامنے تم کو الزام دیں، کیا تم سمجھتے نہیں؟ کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ (٧٧) وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ

يُسِرُّوْنَ	وَ مَا	يُعْلِنُوْنَ	وَ	مِنْهُمْ	اُمِّيُّوْنَ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّا	اَمَانِيَّ	وَ	اِنْ
وہ چھپاتے ہیں	اور جو کچھ	علانیہ کرتے ہیں	اور	ان میں سے	ان پڑھ ہیں	نہیں	جانتے	کتاب کو	سوائے/بجز	آرزوئیں	اور	نہیں

اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ کو سب معلوم ہے۔ اور بعض ان میں اَن پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطل کے سوا (اللہ کی) کتاب سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف

هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ (٧٨) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ

هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ	فَ	وَيْلٌ	لِ	الَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِ	اَيْدِيْ	هِمْ	ثُمَّ	يَقُوْلُوْنَ
وہ	مگر	گمان کرتے ہیں	سو	تباہی ہے	لیے	ان لوگوں کے جو	لکھتے ہیں	کتاب	ساتھ	ہاتھوں	اپنے	پھر	کہتے ہیں

ظن سے کام لیتے ہیں۔ تو ان لوگوں پر افسوس ہے جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ

هٰذَا	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	لِ	يَشْتَرُوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَ	وَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	كَتَبَتْ	اَيْدِيْ	هِمْ
یہ	سے	پاس	اللہ کے	تاکہ	عوض میں حاصل کریں	اس سے	قیمت	قلیل	پس	تباہی ہے	ان کیلئے	اس سے جو	لکھتے ہیں	ہاتھ	ان کے

یہ اللہ کے پاس سے (آئی) ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیوی منفعت) حاصل کریں۔ ان پر افسوس ہے، اس لیے کہ (بے اصل باتیں) اپنے

وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (٧٩) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ

وَ	وَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	يَكْسِبُوْنَ	وَ قَالُوْا	لَنْ	تَمَسَّ	نَا	النَّارُ	اِلَّا	اَيَّامًا	مَعْدُوْدَةً
اور	افسوس ہے	ان پر	اس سے جو	وہ کماتے ہیں	اور کہا انہوں نے	ہرگز نہیں	مس کریگی/ چھوئے گی	ہمیں	آگ	سوائے	دنوں کے	چند/ گنے ہوئے

ہاتھ سے لکھتے ہیں اور (پھر) ان پر افسوس ہے، اس لیے کہ ایسے کام کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ (دوزخ کی) آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا

قُلْ	اَتَّخَذْتُمْ (اَ. اِتَّخَذْتُمْ)	عِنْدَ	اللّٰهِ	عَهْدًا	فَ	لَنْ	يُخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَ	هٗ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	مَا	لَا
فرما دیجئے	کیا تم لے چکے ہو	پاس/ سے	اللہ	عہد	سو	ہرگز نہیں	خلاف کریگا	اللہ	عہد کے	اپنے	یا	کہتے ہو تم	پر	اللہ	وہ جو	نہیں

ان سے پوچھو، کیا تم نے اللہ سے اقرار لے رکھا ہے کہ اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا۔ (نہیں) بلکہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہو جن

النصف

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَلْ

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ

تَعۡلَمُوۡنَ	بَلٰى	مَنۡ ❶	كَسَبَ	سَيِّئَةً	وَ	اَحَاطَتۡ	بِهٖ	خَطِيۡٓـئَتُ	هٗ	فَ	اُولٰٓـئِكَ	اَصۡحٰبُ
جانتے/علم رکھتے تم	کیوں نہیں/ہاں	جس نے/جو	کمائی/کرے	بدی/برائی	اور	گھیرے رکھا/احاطہ کیا	اسکا	خطائے	اسکی	سو	یہی لوگ	رہنے والے

کا تمہیں مطلق علم نہیں۔ہاں جو برے کام کرے اور اس کے گناہ (ہر طرف سے) اس کو گھیر لیں تو ایسے لوگ دوزخ (میں جانے)

اگر وقف کریں تو زیر لگا کر ملانا ہوگی۔

النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ

النَّارِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوۡا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓـئِكَ	اَصۡحٰبُ
دوزخ کے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک/اچھے کام	یہی/وہ لوگ	اہل/اصحاب

والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔ اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک

ع ١٠

الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٨٢﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا

الۡجَنَّةِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ	وَاِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَ	بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	لَا	تَعۡبُدُوۡنَ	اِلَّا
جنت ہیں	وہ	اسی میں	ہمیشہ رہنے والے	اور جب	لیا ہم نے	پکا عہد	اولادِ اسرائیل سے	نہ	تم عبادت کرو گے	مگر

ہوں گے (اور) ہمیشہ اس میں (عیش کرتے) رہیں گے۔اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

اللّٰهَ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ

اللّٰهَ	وَ	بِ	الۡوَالِدَيۡنِ	اِحۡسَانًا	وَ	ذِى الۡقُرۡبٰى	وَ	الۡيَتٰمٰى	وَ	الۡمَسٰكِيۡنِ	وَ	قُوۡلُوۡا	لِ	النَّاسِ
اللہ کی	اور	ساتھ	والدین کے	احسان کرنا	اور	قرابت داروں کے	اور	یتیموں	اور	مساکین کے (ساتھ)	اور	بات کرو	سے	لوگوں

نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں

حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ

حُسۡنًا	وَ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ	تَوَلَّيۡتُمۡ	اِلَّا	قَلِيۡلًا	مِنۡكُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ
نیکی کی	اور	قائم کرو	نماز	اور	دو	زکوٰۃ	پھر	تم پھر گئے (عہد سے)	سوائے	قلیل/تھوڑے	تم میں سے	اور	تم

کہنا اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔ تو چند شخصوں کے سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر کر

مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿٨٣﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُوۡنَ دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ

مُعۡرِضُوۡنَ	وَاِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَ	كُمۡ	لَا	تَسۡفِكُوۡنَ	دِمَآءَ	كُمۡ	وَلَا	تُخۡرِجُوۡنَ
پھرنے والے	اور جب	لیا ہم نے	پختہ عہد	تم سے	نہ	بہاؤ گے	خون	اپنے/آپس میں	اور نہ	نکالو گے تم

پھر بیٹھے۔ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کشت و خون نہ کرنا اور اپنوں کو ان کے وطن سے

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

❶ آیت ٨١ میں دو ترجمے اس طرح پڑھے جائیں: جس نے۔ کمائی۔ بدی۔ اور۔ گھیرے رکھا۔ اس کو۔ گناہ نے۔ اس کے -یا- جو۔ کرے۔ برائی۔ اور۔ احاطہ کیا۔ اس کا۔ خطائے۔ اس کی۔

اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ

اَنۡفُسَ كُمۡ	مِنۡ	دِيَارِ	كُمۡ	ثُمَّ	اَقۡرَرۡتُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَشۡهَدُوۡنَ	ثُمَّ	اَنۡتُمۡ	هٰۤؤُلَآءِ
نفسوں کو اپنے (یعنی ہم قوم کو)	سے	گھروں	اپنے	پھر	اقرار کیا تم نے	اور	تم	شاہد ہو	پھر	تم	وہی ہو/ ایسے لوگ ہو

نہ نکالنا تو تم نے اقرار کر لیا اور تم (اس بات کے) گواہ ہو۔ پھر تم وہی ہو کہ

تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ ۫ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ

تَقۡتُلُوۡنَ	اَنۡفُسَكُمۡ	وَ	تُخۡرِجُوۡنَ	فَرِيۡقًا	مِنۡكُمۡ	مِنۡ	دِيَارِ	هِمۡ	تَظٰهَرُوۡنَ ❶	عَلَيۡهِمۡ
قتل کرتے ہو	اپنوں کو	اور	نکالتے ہو تم	ایک فریق کو	اپنے میں سے	سے	گھروں	ان کے	جتھے بندیاں (باہم مل کر چڑھائی) کرتے ہوئے	ان پر

اپنوں کو قتل بھی کر دیتے ہو اور اپنے میں سے بعض لوگوں پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کر کے انہیں وطن سے

بِالۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ؕ وَ اِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ

بِ	الۡاِثۡمِ	وَ	الۡعُدۡوَانِ	وَ	اِنۡ	يَاۡتُوۡا	كُمۡ	اُسٰرٰى	تُفٰدُوۡا	هُمۡ	وَ	هُوَ	مُحَرَّمٌ	عَلَيۡكُمۡ
ساتھ	گناہ	اور	زیادتی کے	اور	اگر	وہ آئیں	تمہارے پاس	قیدی ہو کر	فدیہ دے کر چھڑاتے ہو	ان کو	اور/ حالانکہ	وہ	حرام ہے	تم پر

نکال بھی دیتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قید ہو کر آئیں تو بدلہ دے کر انہیں چھڑا بھی لیتے ہو حالانکہ ان کا نکال دینا ہی

اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَ تَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ

اِخۡرَاجُ	هُمۡ	اَ	فَ	تُؤۡمِنُوۡنَ	بِ	بَعۡضِ	الۡكِتٰبِ	وَ	تَكۡفُرُوۡنَ	بِ	بَعۡضٍ	فَ	مَا	جَزَآءُ	مَنۡ
نکالنا	انکا	کیا	پس	ایمان لاتے ہو تم	پر	ایک حصہ	کتاب کے	اور	انکار کرتے ہو	سے	ایک حصہ	پس	کیا	سزا ہے	اس کی جو

تم کو حرام تھا۔ (یہ) کیا (بات ہے کہ) تم کتاب (خدا) کے بعض احکام کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار کیے دیتے ہو۔ تو جو تم میں سے ایسی حرکت کریں

يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى

يَفۡعَلُ	ذٰلِكَ	مِنۡكُمۡ	اِلَّا	خِزۡىٌ	فِىۡ	الۡحَيٰوةِ	الدُّنۡيَا	وَ	يَوۡمَ	الۡقِيٰمَةِ	يُرَدُّوۡنَ	اِلٰى
کرے	یہ	تم میں سے	مگر/ سوائے	رسوائی	میں	زندگی	دنیا کی	اور	دن	قیامت کے	وہ پھیر دیئے جائیں گے	طرف

ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال

اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَيٰوةَ

اَشَدِّ	الۡعَذَابِ	وَ مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعۡمَلُوۡنَ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيۡنَ	اِشۡتَرَوُا	الۡحَيٰوةَ
سخت ترین	عذاب کے	اور نہیں	اللہ	بے خبر	اس سے جو	تم کرتے ہو/ کر رہے ہو	یہی ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	خریدلی	زندگی

دیئے جائیں گے۔ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے غافل نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اٰل

❶ جتھے بندیاں کرتے ہوئے یا باہم مل کر چڑھائی کرتے ہوئے۔

ع ۱۰

الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

الدُّنْيَا	بِ	الْاٰخِرَةِ	فَ	لَا	يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا
دنیا کی	ساتھ/بدلے	آخرت کے	پس	نہیں	ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور نہ	انکی	مدد کی جائے گی	اور	یقیناً	دی ہم نے

خرید لی، سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (اور طرح کی) مدد ملے گی۔ اور ہم نے موسیٰ کو

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۘ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا	مِنْۢ بَعْدِ	هٖ	بِ الرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى	ابْنَ	مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ
موسیٰ کو	کتاب	اور	پے در پے بھیجے ہم نے	بعد	اسکے	رسول	اور	دیں ہم نے	عیسیٰ	بیٹے	مریم کو	روشن نشانیاں/معجزے

کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات بخشے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ

وَ	اَيَّدْنَا	هُ	بِ	رُوْحِ	الْقُدُسِ	اَ	فَ	كُلَّمَا	جَآءَ	كُمْ	رَسُوْلٌ	بِمَا	لَا	تَهْوٰٓى	اَنْفُسُ	كُمْ
اور	مدد کی ہم نے	اسکی	ساتھ	روح	پاکیزہ	کیا	پس	جب بھی	آیا	تمہارے پاس	رسول	ساتھ اسکے جو	نہیں	چاہتے	دل	تمہارے

اور روح القدس (یعنی جبریل) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا

اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ

اِسْتَكْبَرْتُمْ	فَ	فَرِيْقًا	كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُ	نَا	غُلْفٌ	بَلْ
تم نے تکبر کیا	پس	ایک گروہ کو	جھٹلایا تم نے	اور	ایک گروہ کو	قتل کرتے رہے تم	اور	کہا انہوں نے	دل	ہمارے	غلاف میں	بلکہ

تو تم سرکش ہو جاتے رہے اور ایک گروہ (انبیاء) کو تم جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے۔ اور کہتے ہیں ہمارے دل پردے میں ہیں، (نہیں) بلکہ

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

لَعَنَ	هُمُ	اللّٰهُ	بِ	كُفْرِ	هِمْ	فَ	قَلِيْلًا مَّا	يُؤْمِنُوْنَ	وَ	لَمَّا	جَآءَ	هُمْ	كِتٰبٌ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ
لعنت کی ہے	ان پر	اللہ نے	وجہ سے	کفر کی	انکے	پس	بہت ہی کم ❶	وہ ایمان لاتے ہیں	اور	جب	آئی	انکے پاس	کتاب	سے	پاس	اللہ کے

اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے، پس یہ تھوڑے ہی پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب اللہ کے ہاں سے ان کے پاس کتاب آئی

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا

مُصَدِّقٌ	لِمَا	مَعَ	هُمْ	وَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُوْنَ	عَلَى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَ	لَمَّا
تصدیق کرنے والی	اس کی جو	پاس	ان کے	اور	وہ تھے	اس سے پہلے	فتح (کی دعائیں) مانگتے	پر	ان لوگوں جو	منکر ہیں	پس	جب

جو ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے اور وہ پہلے (ہمیشہ) کافروں پر فتح مانگا کرتے تھے تو جس چیز کو

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

❶ یہاں مَا حرف زائد ہے جو مبالغے کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

جَآءَ	هُمْ	مَا	عَرَفُوْا	كَفَرُوْا	بِهٖ	فَ	لَعْنَةُ	اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰفِرِيْنَ	بِئْسَ مَا	اِشْتَرَوْا	بِهٖ
آئی	انکے پاس	جو	وہ پہچان گئے	انکار کردیا انہوں نے	اس سے	پس	لعنت	اللہ کی	پر	انکار کرنیوالوں	بری ہے وہ چیز کہ	بیچ ڈالا انہوں نے	بدلے اسکے

وہ خوب پہچانتے تھے جب ان کے پاس آ پہنچی تو اس سے کافر ہو گئے، پس کافروں پر اللہ کی لعنت۔جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے تئیں

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

اَنْفُسَ	هُمْ	اَنْ	يَكْفُرُوْا	بِمَا	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بَغْيًا	اَنْ	يُنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِ	هٖ	عَلٰى	مَنْ	يَشَآءُ
جانوں	اپنی کو	یہ کہ	کفر کریں	اس سے جو	نازل کی	اللہ نے	ضد سے	یہ کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	سے	فضل	اپنے	پر	جس	چاہتا ہے

بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے یعنی اس جلن سے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے نازل فرماتا ہے، اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے

مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا

مِنْ	عِبَادِ	هٖ	فَ	بَآءُوْ	بِ	غَضَبٍ	عَلٰى	غَضَبٍ	وَ	لِ	الْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	مُهِيْنٌ	وَ	اِذَا
سے	بندوں	اپنے	پس	انہوں نے کمایا/وہ لوٹے	ساتھ	غضب	پر	غضب	اور	لیے	کافروں کے	عذاب ہے	رسوا کرنے والا	اور	جب

کفر کرنے لگے تو وہ (اسکے) غضب بالائے غضب میں مبتلا ہو گئے اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا

قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	بِمَا	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	نُؤْمِنُ	بِمَا	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَ	يَكْفُرُوْنَ	بِمَا
کہا جائے	ان کو	ایمان لاؤ	اس پر جو	نازل کیا	اللہ نے	کہتے ہیں	ہم ایمان لائینگے	اس پر جو	اتارا گیا	ہم پر	اور	وہ انکار کرتے ہیں	اس سے جو

جو (کتاب) اللہ نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں (یعنی) یہ اس کے سوا اور

وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ

وَرَآءَ	هٗ	وَ	هُوَ	الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِمَا	مَعَ	هُمْ	قُلْ	فَ	لِمَ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْۢبِيَآءَ	اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ
سوا	اسکے	حالانکہ	وہ	حق ہے	تصدیق کرنیوالی	اسکی جو	پاس ہے	انکے	کہہ دیجئے	پس	کیوں	تم قتل کرتے رہے	انبیاء کو	اللہ کے	اس سے پہلے

(کتاب) کو نہیں مانتے حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اسکی بھی تصدیق کرتی ہے۔(ان سے) کہہ دو اگر تم صاحب ایمان

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

اِنْ	كُنْتُمْ	مُؤْمِنِيْنَ	وَ	لَقَدْ	جَآءَ	كُمْ	مُوْسٰى	بِ	الْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اِتَّخَذْتُمْ	الْعِجْلَ
اگر	تھے تم	ایمان دار/مومن	اور	البتہ تحقیق	آیا	تمہارے پاس	موسیٰ	ساتھ	روشن نشانیوں کے	پھر	(معبود) بنالیا تم نے	بچھڑے کو

ہوتے تو اللہ کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے۔اور موسیٰ تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات لے کر آئے تو تم ان کے (کوہِ طور پر جانے کے)

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَ اَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ ؕ

مِنۡۢ بَعۡدِ	هٖ	وَ	اَنۡتُمۡ	ظٰلِمُوۡنَ	وَ	اِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَ	كُمۡ	وَ	رَفَعۡنَا	فَوۡقَ	كُمُ	الطُّوۡرَ
بعد	اس کے	اور	تم	ظالم تھے	اور	جب	لیا ہم نے	پختہ عہد	تم سے	اور	اونچا کیا/اٹھایا ہم نے	اوپر	تمہارے	کوہ طور کو

بعد بچھڑے کو معبود بنا بیٹھے اور تم (اپنے ہی حق میں) ظلم کرتے تھے۔ اور جب ہم نے تم (لوگوں) سے عہد واثق لیا اور کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا کہ)

خُذُوۡا مَاۤ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا ۗ وَاُشۡرِبُوۡا فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ

خُذُوۡا	مَا	اٰتَيۡنَا	كُمۡ	بِ	قُوَّةٍ	وَ	اِسۡمَعُوۡا	قَالُوۡا	سَمِعۡنَا	وَ	عَصَيۡنَا	وَ	اُشۡرِبُوۡا	فِىۡ	قُلُوۡبِ	هِمۡ
پکڑو	جو	دیا ہم نے	تم کو	سے	مضبوطی	اور	سنو	وہ بولے	سنا ہم نے	اور	نافرمانی کی ہم نے	اور	پلایا گیا/رچ بس گیا	میں	دلوں	ان کے

جو (کتاب) ہم نے تم کو دی اس کو زور سے پکڑو اور (جو تمہیں حکم ہوتا ہے اس کو) سنو تو وہ (جو تمہارے بڑے تھے) کہنے لگے کہ ہم نے سن تو لیا لیکن مانتے نہیں۔

الۡعِجۡلَ بِكُفۡرِهِمۡ ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا يَاۡمُرُكُمۡ بِهٖۤ اِيۡمَانُكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۳﴾ قُلۡ

الۡعِجۡلَ	بِ	كُفۡرِ	هِمۡ	قُلۡ	بِئۡسَمَا	يَاۡمُرُ	كُمۡ	بِهٖ	اِيۡمَانُ	كُمۡ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ	قُلۡ
بچھڑا	بسبب	کفر	ان کے	کہہ دیجئے	بہت بری ہے وہ بات کہ	حکم کرتا ہے	تم کو	جس کا	ایمان	تمہارا	اگر	ہو تم	مومن	فرما دیجئے

اور ان کے کفر کے سبب بچھڑا (گویا) ان کے دلوں میں رچ گیا تھا۔ (اے پیغمبرؐ، ان سے) کہہ دو کہ اگر تم مومن ہو تو تمہارا ایمان تم کو بری بات بتاتا ہے۔ کہہ دو

اِنۡ كَانَتۡ لَكُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ

اِنۡ	كَانَتۡ	لَكُمُ	الدَّارُ	الۡاٰخِرَةُ	عِنۡدَ	اللّٰهِ	خَالِصَةً	مِنۡ دُوۡنِ	النَّاسِ	فَ	تَمَنَّوُا	الۡمَوۡتَ
اگر	ہے	تمہارے لیے	گھر	آخرت کا	ہاں/پاس	اللہ کے	تنہا/مخصوص	سوائے	لوگوں کے	پس/تو	تم تمنا کرو/آرزو کرو	موت کی

کہ اگر آخرت کا گھر اور لوگوں (یعنی مسلمانوں) کے لیے نہیں اور اللہ کے نزدیک تمہارے ہی لیے مخصوص ہے تو اگر سچے ہو تو موت کی

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ

اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ	وَ	لَنۡ	يَتَمَنَّوۡا	هُ	اَبَدًا	بِمَا	قَدَّمَتۡ	اَيۡدِىۡ	هِمۡ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيۡمٌۢ
اگر	تم ہو	سچے	اور	ہرگز نہیں	وہ تمنا کریں گے	اسکی	کبھی	بسبب اسکے جو	آگے بھیجا ہے	ہاتھوں نے	ان کے	اور	اللہ	خوب واقف ہے

آرزو تو کرو۔ لیکن ان اعمال کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں یہ کبھی اسکی آرزو نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں سے خوب

بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمۡ اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا ۛۚ

بِ	الظّٰلِمِيۡنَ	وَ	لَ	تَجِدَنَّ	هُمۡ	اَحۡرَصَ	النَّاسِ	عَلٰى	حَيٰوةٍ	وَ	مِنَ	الَّذِيۡنَ	اَشۡرَكُوۡا
سے	ظالموں	اور	البتہ	آپ ضرور پائیں گے	ان کو	زیادہ حریص	سب لوگوں سے	پر	زندگی	اور	سے	ان لوگوں جنہوں نے	شرک کیا

واقف ہے۔ بلکہ ان کو تم اور لوگوں سے زندگی کے کہیں حریص دیکھو گے، یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی،

معانقۃ ۲

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

ع ١١

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ

يَوَدُّ	اَحَدُ	هُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	اَلْفَ	سَنَةٍ	وَ	مَا	هُوَ	بِ مُزَحْزِحِ	هٖ	مِنَ	الْعَذَابِ	اَنْ	يُعَمَّرَ
چاہتا ہے	ہر ایک	ان کا	کاش	عمر دی جائے اسکو	ہزار	سال	اور	نہیں	وہ	ہرگز چھڑانے والی	اسکو	سے	عذاب	یہ کہ	عمر دی جائے اسکو

ان میں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے۔ مگر اتنی لمبی عمر اس کو مل بھی جائے تو اُسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ

وَ اللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِ جِبْرِيْلَ	فَ	اِنَّهٗ	نَزَّلَ	هٗ	عَلٰى	قَلْبِ	كَ
اور اللہ	دیکھتا ہے	اس کو جو	وہ کرتے ہیں	فرما دیجئے	جو	ہے/ہو	دشمن	جبریل کا	تو	بیشک اس نے	نازل کیا	اسکو	پر	دل	آپ کے

اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان کو دیکھ رہا ہے۔ کہہ دو کہ جو شخص جبریل کا دشمن ہو (اسکو غصے میں مر جانا چاہئے) اس نے تو (یہ کتاب) اللہ کے حکم سے تمہارے

بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ

بِ	اِذْنِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقًا	لِمَا	بَيْنَ يَدَيْ	هِ	وَ	هُدًى	وَ	بُشْرٰى	لِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مَنْ	كَانَ
سے	اذن	اللہ کے	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	درمیان دونوں ہاتھوں کے/ پہلے	اسکے	اور	ہدایت	اور	بشارت	لیے	مومنوں کے	جو	ہے/ہو

دل پر نازل کی ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔ جو شخص

عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾

عَدُوًّا	لِ اللّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِ	هٖ	وَ	رُسُلِ	هٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ	مِيْكٰلَ	فَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِ	الْكٰفِرِيْنَ
دشمن	اللہ کا	اور	ملائکہ	اسکے	اور	رسولوں کا	اسکے	اور	جبریل کا	اور	میکائیل کا	تو	بیشک	اللہ	دشمن ہے	لیے	ایسے کافروں کے

اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ دشمن ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا

وَ	لَقَدْ	اَنْزَلْنَا	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍ	بَيِّنٰتٍ	وَ	مَا	يَكْفُرُ	بِهَا	اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ	اَوَ ➊	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا
اور	یقیناً	نازل فرمائیں ہم نے	آپکی طرف	آیتیں	روشن	اور	نہیں	انکار کرتے	ان کا	مگر	بدکار لوگ	کیا/ یہاں تک کہ	جب کبھی	انہوں نے عہد کیا

اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں ارسال فرمائیں ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں۔ ان لوگوں نے جب جب (اللہ سے) عہدِ

عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

عَهْدًا	نَبَذَ	هٗ	فَرِيْقٌ	مِنْهُمْ	بَلْ	اَكْثَرُ	هُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	وَ	لَمَّا	جَآءَ	هُمْ	رَسُوْلٌ
کوئی عہد	پھینک دیا/ توڑ دیا	اسکو	ایک گروہ نے	ان میں سے	بلکہ	اکثر	انکے	نہیں	ایمان رکھتے	اور	جب	آیا	ان کے پاس	ایک رسول

واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو (کسی چیز کی طرح) پھینک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ آل

➊ یہ یا تو ہمزہ استفہامیہ اور واؤ زائدہ سے مرکب ہے یا (بعض کے نزدیک اَوْ اصل میں) اَوْ بطور حرف عطف و توضیح ہے بمعنی یہاں تک کہ۔

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ

مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِمَا	مَعَ	هُمْ	نَبَذَ	فَرِيْقٌ	مِنْ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	الْكِتٰبَ	كِتٰبَ
سے	پاس	اللہ کے	تصدیق کرنیوالا	اسکی جو	ساتھ	ان کے	پھینک دیا	ایک گروہ نے	سے	ان لوگوں جن کو	دی گئی تھی	کتاب	کتاب کو

سے پیغمبر (آخرالزماںؐ) آئے اور وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اللہ کی

اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى

اللّٰهِ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِ	هِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	اِتَّبَعُوْا	مَا	تَتْلُوْا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى
اللہ کی	پیچھے	پیٹھوں کے	اپنی	گویا کہ وہ	نہیں	جانتے	اور	پیروی کی انہوں نے	اس چیز کی جو	پڑھتے تھے	شیطان	پر/میں

کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ اور ان (ہزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت میں

مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

مُلْكِ	سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا	كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ	وَ	لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ
بادشاہت/ملک	سلیمان	اور	نہیں	کفر کیا	سلیمان نے	اور	لیکن	شیطانوں نے (ہی)	کفر کیا	وہ سکھاتے تھے	لوگوں کو

شیاطین پڑھا کرتے تھے۔ اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو

السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ

السِّحْرَ	وَ	مَا	اُنْزِلَ	عَلَى	الْمَلَكَيْنِ	بِ	بَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ	وَمَا	يُعَلِّمٰنِ	مِنْ
جادو	اور	جو	اتارا گیا	پر	دو فرشتوں	میں	بابل	ہاروت	اور	ماروت	اور نہیں	وہ دونوں سکھاتے تھے	سے/کسی

سکھاتے تھے۔ اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں یعنی ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں۔ اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے

اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ

اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَا	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَلَا	تَكْفُرْ	فَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوْنَ	بِهٖ
ایک کو	یہاں تک کہ	کہہ دیتے	صرف	ہم	ایک فتنہ ہیں	پس نہ	تو کفر کر	پس/پھر	وہ سیکھتے تھے	ان دونوں سے	وہ چیز کہ	جدائی ڈالتے	ساتھ اسکے

تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعۂ) آزمائش ہیں، تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں

بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ

بَيْنَ	الْمَرْءِ	وَ	زَوْجِ	هٖ	وَمَا	هُمْ	بِ ضَآرِّيْنَ ❶	بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِ	اِذْنِ	اللّٰهِ	وَ	يَتَعَلَّمُوْنَ
درمیان	مرد	اور	بیوی	اسکی	اور نہیں	وہ	ہرگز ضرر پہنچانے والے	اس سے	کسی ایک کو	مگر	سے	اذن	اللہ کے	اور	وہ سیکھتے

بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے (منتر) سیکھتے

اگر وقف کریں گے تو ازدواج کا بگڑ جائیگی۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ آل

❶ بِضَآرِّيْنَ: (بِ۔ ضَآرِّيْنَ) ہرگز نقصان پہنچانے والے، ہرگز ضرر پہنچانے والے (باء زائد تاکیدی ہے)۔

مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

مَا	يَضُرُّ	هُمْ	وَ لَا	يَنْفَعُ	هُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَ مَنِ ❶	اِشْتَرٰى	هُ	مَا	لَهٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ	مِنْ
وہ جو	ضرر دے	ان کو	اور نہ	نفع دے	ان کو	اور	یقیناً	انہیں معلوم تھا	جس کسی نے	خریدا	اسکو	نہیں	اس کیلئے	میں	آخرت	سے/کچھ

جوان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ

خَلَاقٍ ۫ قف وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا

خَلَاقٍ	وَ	لَ بِئْسَ	مَا	شَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا
حصہ	اور	یقیناً بری ہے	وہ چیز کہ	بیچ ڈالا انہوں نے	بدلے اسکے	جانوں اپنی کو	کاش	ہوتے	وہ جانتے	اور	اگر	یہ کہ وہ	ایمان لاتے

حصہ نہیں۔ اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ (اس بات کو) جانتے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے

وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۱۲ ۱۲

وَ	اِتَّقَوْا	لَ مَثُوْبَةٌ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا	يَعْلَمُوْنَ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	تقویٰ اختیار کرتے	تو ثواب ملتا/بدلہ پاتے	سے	پاس	اللہ کے	بہترین	کاش	ہوتے	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے ہو

اور پرہیز گاری کرتے تو اللہ کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے۔ اے اہل ایمان (گفتگو کے

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا

لَا	تَقُوْلُوْا	رَاعِنَا	وَ	قُوْلُوْا	اُنْظُرْنَا	وَ	اِسْمَعُوْا	وَ	لِ	الْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	مَا
نہ/مت	کہو	راعنا ❷	اور	کہو	ہماری طرف نگاہ کیجئے	اور	(اسکے احکام) سنو	اور	لیے	کافروں کے	عذاب ہے	سخت دکھ دینے والا	نہ

وقت پیغمبر خدا سے) 'رَاعنا' نہ کہا کرو، 'اُنظرنا' کہا کرو اور خوب سن رکھو، اور کافروں کے لیے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ جو

يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ	اَهْلِ	الْكِتٰبِ	وَ لَا	الْمُشْرِكِيْنَ	اَنْ	يُنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	مِنْ	خَيْرٍ
(تو) چاہتے ہیں	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	سے	اہل	کتاب	اور نہ (ہی)	مشرکین	یہ کہ	نازل کی جاتی رہے	تم پہ	کوئی	خیر/نیک بات

لوگ کافر ہیں، اہلِ کتاب یا مشرک، وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (و برکت)

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا

مِنْ	رَبِّ	كُمْ	وَ اللّٰهُ	يَخْتَصُّ	بِ	رَحْمَتِ	هٖ	مَنْ	يَشَآءُ	وَ اللّٰهُ	ذُوْ	الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ	مَا
سے	رب	تمہارے	اور اللہ	خاص کر لیتا ہے	ساتھ	رحمت	اپنی کے	جس کو	چاہتا ہے	اور اللہ	صاحب/والا	فضل	بہت بڑا	جو کچھ

نازل ہو اور اللہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ ہم

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ الْ

❶ یہاں لَ لام تاکید ہے جس کا ترجمہ البتہ، ضرور، یقیناً وغیرہ کیا جاتا ہے۔ بعض جگہ اسکا ترجمہ کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ ❷ یعنی ہماری رعایت کیجئے یا ہماری طرف توجہ کیجئے، یہود اسے بگاڑ کر بولتے تھے۔

نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

نَنۡسَخۡ	مِنۡ	اٰيَةٍ	اَوۡ	نُنۡسِ	هَا	نَاۡتِ بِ	خَيۡرٍ	مِنۡهَا	اَوۡ	مِثۡلِ	هَا	اَ	لَمۡ	تَعۡلَمۡ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ
ہم منسوخ کر دیتے ہیں	کوئی	آیت	یا	ہم بھلا دیتے ہیں	اسکو	لے آتے ہیں	بہتر	اس سے	یا	مثل	اسکے	کیا	نہیں	تجھے معلوم	کہ/بیشک	اللہ	پر	ہر

جس آیت کو منسوخ کر دیتے یا اُسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہر

شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝١٠٦ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ

شَيۡءٍ	قَدِيۡرٌ	اَ	لَمۡ	تَعۡلَمۡ	اَنَّ اللّٰهَ	لَهٗ	مُلۡكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	وَمَا	لَكُمۡ	مِنۡ
چیز	قادر ہے	کیا	نہیں	تجھے معلوم	بیشک اللہ	اسی کی	سلطنت/بادشاہی	آسمانوں کی	اور	زمین کی	اور نہیں	تمہارے لیے	سے

بات پر قادر ہے؟ تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ کے سوا

دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ۝١٠٧ اَمۡ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا رَسُوۡلَكُمۡ كَمَا سُئِلَ

دُوۡنِ	اللّٰهِ	مِنۡ	وَلِيٍّ	وَلَا	نَصِيۡرٍ	اَمۡ	تُرِيۡدُوۡنَ	اَنۡ	تَسۡـَٔلُوۡا	رَسُوۡلَ	كُمۡ	كَمَا (كَ.مَا)	سُئِلَ
سوائے	اللہ کے	کوئی	دوست/حامی	اور نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ	سوال کرو	رسول کو	اپنے	مانند اسکی جو	سوال کیے گئے

تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے اُسی طرح کے سوال کرو جس طرح کے سوال پہلے

مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ يَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ۝١٠٨

مُوۡسٰى	مِنۡ قَبۡلُ	وَ	مَنۡ	يَتَبَدَّلُ	الۡكُفۡرَ	بِ	الۡاِيۡمَانِ	فَ	قَدۡ	ضَلَّ	سَوَآءَ	السَّبِيۡلِ
موسیٰ سے	اس سے قبل/پہلے	اور	جو کوئی	بدل لے	کفر	ساتھ	ایمان کے	پس	تحقیق	وہ گمراہ ہوا	سیدھے	راستے سے

موسیٰ سے کیے گئے تھے؟ اور جس شخص نے ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر لیا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

وَدَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِكُمۡ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنۡ

وَدَّ	كَثِيۡرٌ	مِنۡ	اَهۡلِ	الۡكِتٰبِ	لَوۡ	يَرُدُّوۡنَ	كُمۡ	مِنۡ بَعۡدِ	اِيۡمَانِ	كُمۡ	كُفَّارًا	حَسَدًا	مِنۡ
چاہتے ہیں	بہت سے لوگ	سے	اہل	کتاب	کاش	پھیر دیں/دوبارہ بنا دیں	تمہیں	بعد	ایمان لانے کے	تمہارے	کافر	(بسبب) حسد	سے

بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں

عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَقُّ ۚ فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ

عِنۡدِ	اَنۡفُسِ	هِمۡ	مِنۡ بَعۡدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمۡ	الۡحَقُّ	فَ	اُعۡفُوۡا	وَ	اِصۡفَحُوۡا	حَتّٰى	يَاۡتِىَ	اللّٰهُ
پاس	دلوں	اپنے	اسکے بعد	کہ	ظاہر ہو گیا	ان پر	حق	پس	تم معاف کرو	اور	خیال نہ کرو/درگزر کرو	یہاں تک کہ	لائے/بھیجے	اللہ

حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔ تو تم معاف کر دو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ

وقف کی صورت میں زبر ادا کر کے پڑھی جائے گی۔

اگر وقف کریں گے تو الف بھی پڑھا جائے گا۔

اگر وقف کریں گے تو قلقلہ ہوگا۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اَلْ

الثلثة

تمام جگہ وقف کی صورت میں ز،ر،ا ایک پڑھی جائے گی۔

بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٠٩﴾ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا

بِ اَمۡرِ	هٖ	اِنَّ اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَىۡءٍ	قَدِيۡرٌ	وَ	اَقِيۡمُوۡا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوۡا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا
حکم	اپنا	بیشک اللہ	پر	ہر	چیز	قادر ہے	اور	قائم کرو	نماز	اور	دو/ادا کرو	زکوٰۃ	اور	جو کچھ

اپنا (دوسرا) حکم بھیجے۔ بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو

تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿١١٠﴾

تُقَدِّمُوۡا	لِ	اَنۡفُسِ	كُمۡ	مِنۡ	خَيۡرٍ	تَجِدُوۡا	هُ	عِنۡدَ	اللّٰهِ	اِنَّ اللّٰهَ	بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِيۡرٌ
تم آگے بھیجو گے	واسطے	جانوں	اپنی کے	سے/کوئی	بھلائی	موجود پاؤ گے	اسے	پاس	اللہ کے	بیشک اللہ	اس کو جو	تم کرتے ہو	دیکھتا ہے

بھلائی اپنے لیے آگے بھیج رکھو گے اس کو اللہ کے ہاں پا لو گے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ قُلۡ

وَ قَالُوۡا	لَنۡ	يَدۡخُلَ	الۡجَنَّةَ	اِلَّا	مَنۡ	كَانَ	هُوۡدًا	اَوۡ	نَصٰرٰى	تِلۡكَ	اَمَانِيُّ	هُمۡ	قُلۡ
اور کہتے ہیں	ہرگز نہیں	داخل ہوگا	جنت میں	مگر	جو کوئی	ہوگا	یہودی	یا	نصرانی	یہ	آرزوئیں/تمنائیں ہیں	ان کی	کہہ دیجئے

اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جانے کا۔ یہ ان لوگوں کے خیالاتِ باطل ہیں۔ (اے پیغمبرؐ ان سے)

هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ

هَاتُوۡا	بُرۡهَانَ	كُمۡ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ	بَلٰى	مَنۡ	اَسۡلَمَ	وَجۡهَ	هٗ	لِلّٰهِ	وَ هُوَ	مُحۡسِنٌ
لے آؤ	دلیل	اپنی	اگر	ہو تم	سچے	ہاں/کیوں نہیں	جو	جھکا دے	منہ	اپنا	اللہ کیلئے	اور وہ	محسن/نیکوکار (بھی ہو)

کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ ہاں جو شخص اللہ کے آگے گردن جھکا دے (یعنی ایمان لے آئے) اور وہ نیکوکار بھی ہو

فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ ع ١٣ ١٣

فَ	لَهٗ	اَجۡرُ	هٗ	عِنۡدَ	رَبِّ	هٖ	وَ لَا	خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَ لَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ	وَ	قَالَتۡ	الۡيَهُوۡدُ
تو	اس کیلئے	اجر/ثواب	اس کا	پاس	پروردگار	اسکے	اور نہ	کوئی خوف	ان پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	کہا	یہودنے

تو اس کا صلہ اس کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ اور یہودی کہتے ہیں

لَيۡسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَىۡءٍ ۖ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيۡسَتِ الۡيَهُوۡدُ عَلٰى شَىۡءٍ ۙ وَّهُمۡ

لَيۡسَتۡ	النَّصٰرٰى	عَلٰى	شَىۡءٍ	وَ	قَالَتۡ	النَّصٰرٰى	لَيۡسَتۡ	الۡيَهُوۡدُ	عَلٰى	شَىۡءٍ	وَ	هُمۡ
نہیں ہیں	نصاریٰ/عیسائی	پر	کسی چیز/بنیاد	اور	کہا	عیسائیوں نے	نہیں ہیں	یہود	پر	کسی شے/راہ	اور/حالانکہ	وہ

کہ عیسائی رستے پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی رستے پر نہیں حالانکہ وہ

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

يَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ مِثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ۚ فَاللّٰهُ يَحۡكُمُ

يَتۡلُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيۡنَ	لَا	يَعۡلَمُوۡنَ	مِثۡلَ	قَوۡلِ	هِمۡ	فَ	اللّٰهُ	يَحۡكُمُ
پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں	علم رکھتے	مانند	بات	ان کی	پس	اللہ	فیصلہ کرے گا

کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہی کی سی بات وہ لوگ کہتے ہیں جو (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک)۔ تو جس

بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ

بَيۡنَ	هُمۡ	يَوۡمَ	الۡقِيٰمَةِ	فِىۡ	مَا	كَانُوۡا	فِيۡهِ	يَخۡتَلِفُوۡنَ	وَ	مَنۡ	اَظۡلَمُ	مِنۡ	مَنۡ	مَنَعَ	مَسٰجِدَ
درمیان	ان کے	دن	قیامت کے	میں	اس کہ	یہ ہیں	جس میں	اختلاف کرتے	اور	کون ہے	بڑا ظالم	سے	اس جو	روکے	مسجدوں سے

بات میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اللہ قیامت کے دن اس کا ان میں فیصلہ کردے گا۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں میں

اللّٰهِ اَنۡ يُّذۡكَرَ فِيۡهَا اسۡمُهٗ وَسَعٰى فِىۡ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمۡ اَنۡ يَّدۡخُلُوۡهَآ

اللّٰهِ	اَنۡ	يُذۡكَرَ	فِيۡهَا	اِسۡمُ	هٗ	وَ	سَعٰى	فِىۡ	خَرَابِ	هَا	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ	لَهُمۡ	اَنۡ	يَدۡخُلُوۡا	هَا
اللہ کی	کہ	ذکر کیا جائے	ان میں	نام	اس کا	اور	کوشش کرے	میں	خرابی	ان کی	یہی لوگ	نہیں	ہے	ان کیلئے	یہ کہ	وہ داخل ہوں	ان میں

اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کو منع کرے اور انکی ویرانی میں ساعی ہو۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں کہ اُن میں داخل ہوں

اِلَّا خَآئِفِيۡنَ ؕ لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ

اِلَّا	خَآئِفِيۡنَ	لَهُمۡ	فِىۡ	الدُّنۡيَا	خِزۡىٌ	وَ	لَهُمۡ	فِىۡ	الۡاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيۡمٌ	وَ	لِلّٰهِ
مگر	ڈرتے ہوئے	ان کیلئے	میں	دنیا	رسوائی/ذلت ہے	اور	ان کیلئے	میں	آخرت	عذاب ہے	بڑا	اور	اللہ ہی کیلئے

مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دُنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب۔ اور مشرق

الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ۚ فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾

اگر وقف کریں گے تو قلقلہ ہوگا۔

الۡمَشۡرِقُ	وَ	الۡمَغۡرِبُ	فَ	اَيۡنَمَا (اَيۡنَ ۔ مَا)	تُوَلُّوۡا	فَ	ثَمَّ	وَجۡهُ	اللّٰهِ	اِنَّ اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيۡمٌ
مشرق	اور	مغرب	سو	جس طرف	تم رخ کرو	پس	وہاں	چہرہ/رخ	اللہ کا	بیشک اللہ	وسعت والا	سب کچھ جاننے والا ہے

اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے، تو جدھر تم رخ کرو اُدھر اللہ کی ذات ہے۔ بیشک اللہ صاحبِ وسعت اور باخبر ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ

وَ	قَالُوۡا	اِتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا	سُبۡحٰنَ	هٗ	بَلۡ	لَهٗ	مَا	فِىۡ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	كُلٌّ	لَهٗ
اور	انہوں نے کہا	رکھتا ہے/بنالیا	اللہ نے	بیٹا/اولاد	پاک ہے	وہ	بلکہ	اسی کا	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین	سب (کائنات)	اس کیلئے

اور یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے، (نہیں) وہ پاک ہے، بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل ۔ اسم ۔ حرف ۔ ضمیر ۔ آل

قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

قٰنِتُوْنَ	بَدِیْعُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا	قَضٰی	اَمْرًا	فَ	اِنَّمَا	یَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ
تابع فرمان	موجد/ پیدا کرنیوالا	آسمانوں	اور	زمین کا	اور	جب	فیصلہ کرلیتا ہے	کسی کام کا	پس	صرف	کہہ دیتا ہے	اس کو	ہوجا

فرمانبردار ہیں۔ (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا

فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ

فَ	یَكُوْنُ	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	لَا	یَعْلَمُوْنَ	لَوْلَا	یُكَلِّمُ	نَا	اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِیْ	نَا	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ
تو	وہ ہوجاتا ہے	اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں	علم رکھتے	کیوں نہیں	بات کرتا	ہم سے	اللہ	یا	آتی	ہمارے پاس	کوئی نشانی	اسی طرح

تو وہ ہوجاتا ہے۔اور جولوگ (کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) وہ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔اسی طرح

قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ

قَالَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِ	هِمْ	مِثْلَ	قَوْلِ	هِمْ	تَشَابَهَتْ	قُلُوْبُ	هُمْ	قَدْ	بَیَّنَّا	الْاٰیٰتِ
کہا	ان لوگوں نے جو	پہلے تھے	ان سے	مانند	بات	ان کی	مشابہت ہے/ ایک جیسے ہیں	دل	انکے	بیشک	ہم واضح کرچکے ہیں	نشانیاں

جولوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی انہی کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے ہیں۔جولوگ صاحب یقین ہیں ان کے (سمجھانے کے)

لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ

لِ	قَوْمٍ	یُوْقِنُوْنَ	اِنَّا	اَرْسَلْنَا	كَ	بِ	الْحَقِّ	بَشِیْرًا	وَ	نَذِیْرًا	وَ لَا	تُسْئَلُ	عَنْ	اَصْحٰبِ
لیے	ان لوگوں کے	جو یقین رکھتے ہیں	بیشک	بھیجا ہم نے	آپکو	ساتھ	حق کے	خوشخبری دینے والا	اور	خبردار کرنیوالا	اور نہیں	آپ سے سوال کیا جائیگا	متعلق	اصحاب

لیے ہم نے نشانیاں بیان کردی ہیں۔(اے محمدؐ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں تم

الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ

الْجَحِیْمِ	وَ	لَنْ	تَرْضٰی	عَنْكَ	الْیَهُوْدُ	وَ لَا	النَّصٰرٰی	حَتّٰی	تَتَّبِعَ	مِلَّةَ	هُمْ	قُلْ
دوزخ	اور	ہرگز نہیں	راضی ہوں گے	آپ سے	یہودی	اور نہ	عیسائی	یہاں تک کہ	آپ پیروی کریں	طریقہ کی	ان کے	کہہ دیجئے

سے کچھ پرسش نہیں ہوگی۔اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی، یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو۔(ان سے) کہہ دو

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ

اِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰی	وَ	لَىِٕنِ (لَ۔اِنْ)	اِتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَ	هُمْ	بَعْدَ	الَّذِیْ	جَآءَ	كَ	مِنَ
بیشک	ہدایت	اللہ کی	وہ/ہی	ہدایت ہے	اور	اگر	آپ نے پیروی کی	خواہشات کی	انکی	بعد	اسکے جو	آچکا	آپکے پاس	سے

کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دینِ اسلام) ہی ہدایت ہے۔اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحیِ خدا) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو

وقف منزل

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ

الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ	اللّٰهِ	مِنْ	وَلِيٍّ	وَ لَا	نَصِيْرٍ	اَلَّذِيْنَ	اٰتَيْنَا	هُمُ	الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَ	هٗ
علم	نہیں	آپ کیلئے	سے	اللہ	کوئی	دوست	اور نہ	مددگار	وہ لوگ کہ	دی ہم نے	جن کو	کتاب	پڑھتے ہیں	اس کو

گے تو تم کو (عذاب) اللہ سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں

ع ۱۴

حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

حَقَّ	تِلَاوَةِ	هٖ	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	يَكْفُرْ	بِهٖ	فَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
(جیسا) حق ہے	تلاوت کا	اسکی	وہی لوگ	ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرتے ہیں	اس سے	پس	وہی ہیں	وہ	نقصان اٹھانے والے

جیسا اس کے پڑھنے کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ خسارہ پانے والے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى

يَا	بَنِيْ	اِسْرَآءِيْلَ	اُذْكُرُوْا	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْ	اَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ	وَ	اَنِّيْ	فَضَّلْتُ	كُمْ	عَلَى
اے	بیٹو/بنی	اسرائیل	یاد کرو	میری نعمت	جو	انعام کی میں نے	تم پر	اور	بیشک میں نے	فضیلت دی (میں نے)	تم کو	پر

اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے اور یہ کہ میں نے تم کو اہلِ عالم پر

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

الْعٰلَمِيْنَ	وَ	اِتَّقُوْا	يَوْمًا	لَا	تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ	شَيْئًا	وَ لَا	يُقْبَلُ	مِنْهَا
اہل عالم	اور	ڈرو	اس دن سے	نہیں	کام آئے گا	کوئی آدمی	بابت	کسی آدمی کے	کچھ بھی	اور نہ	قبول کیا جائے گا	اس سے

فضیلت بخشی۔ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے

عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ

عَدْلٌ	وَ لَا	تَنْفَعُ	هَا	شَفَاعَةٌ	وَ لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ	اِبْتَلٰى	اِبْرٰهٖمَ	رَبُّ	هٗ
کوئی بدلہ	اور نہ	فائدہ دے گی	اسے	کوئی سفارش	اور نہ	وہ/انکی	مدد کی جائے گی	اور	جب	آزمایا	ابراہیم کو	رب نے	اسکے

اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی اور طرح کی) مدد مل سکے۔ اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی

بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ

بِ	كَلِمٰتٍ	فَ	اَتَمَّ	هُنَّ	قَالَ	اِنِّيْ	جَاعِلُ	كَ	لِ	النَّاسِ	اِمَامًا	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّيَّةِ	ى	قَالَ
میں	چند باتوں	پس	اس نے پورا کردیا	ان کو	فرمایا	بیشک میں	بنانے والا	تجھے	لیے	لوگوں کے	پیشوا/امام	کہا	اور	سے	اولاد	میری	فرمایا

تو وہ ان میں پورے اترے۔ اللہ نے کہا کہ میں تم کو لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (پروردگار) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو)، اللہ نے

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔اَل

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ

لَا	یَنَالُ	عَهْدِ	ی	الظّٰلِمِیْنَ	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَیْتَ	مَثَابَةً	لِلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا
نہیں	پہنچا کرتا	عہد	میرا	ظالموں کو	اور	جب	بنایا ہم نے	بیت اللہ کو	مرکز/اکٹھا ہونے کی جگہ	لوگوں کیلئے	اور	امن (کی جگہ)

فرمایا کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لیے نہیں ہوا کرتا۔ اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا

وَ	اِتَّخِذُوْا	مِنْ	مَقَامِ	اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّی	وَ	عَهِدْنَا	اِلٰی	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	اَنْ	طَهِّرَا
اور	(حکم دیا) مقرر کرو	سے	مقام	ابراہیم	نماز کی جگہ	اور	حکم بھیجا ہم نے	طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل کی	کہ	تم دونوں پاک صاف رکھو

اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو۔ اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف

بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ

بَیْتِ	ی	لِ	الطَّآئِفِیْنَ	وَ	الْعٰكِفِیْنَ	وَ	الرُّكَّعِ	السُّجُوْدِ	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ ❶
گھر	میرا	لیے	طواف کرنیوالوں	اور	اعتکاف کرنیوالوں	اور	رکوع کرنیوالوں	سجدہ کرنیوالوں	اور	جب	کہا	ابراہیم نے	اے پروردگار میرے

کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔ اور جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے پروردگار! اس جگہ کو

اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ

اِجْعَلْ	هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَ	اُرْزُقْ	اَهْلَ	هٗ	مِنَ	الثَّمَرٰتِ	مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ
بنا دے	یہ	شہر	امن والا	اور	روزی دے	رہنے والوں کو	اسکے	سے	پھلوں	جو	ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن پر

امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائیں ان کے کھانے کو میوے

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ

الْاٰخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَ	اُمَتِّعُ	هٗ	قَلِیْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّ	هٗ	اِلٰی	عَذَابِ	النَّارِ	وَ	بِئْسَ
آخرت کے	فرمایا	اور	جو کوئی	کفر کریگا	پس	فائدہ پہنچاؤنگا	اسکو	تھوڑا سا	پھر	مجبور کردونگا	اسکو	طرف	عذاب	آگ/دوزخ	اور	کیا بری ہے

عطا کر۔ تو اللہ نے فرمایا کہ جو کافر ہوگا میں اس کو بھی کسی قدر متمتع کروں گا (مگر) پھر اس کو (عذابِ) دوزخ کے (بھگتنے کے) لیے ناچار کردوں گا اور وہ بری

الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ

الْمَصِیْرُ	وَ	اِذْ	یَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا ❷	تَقَبَّلْ	مِنَّا (مِنْ.نَا)
لوٹنے کی جگہ	اور	جب	اٹھاتا تھا	ابراہیم	بنیادیں	سے/کی	گھر/بیت اللہ	اور	اسماعیل	اے ہمارے پروردگار	قبول کر	ہم سے

جگہ ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کیے جاتے تھے کہ) اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ خدمت قبول فرما۔

وقف کی صورت میں قلقلہ ہوگا۔

وقف کی صورت میں زائد ا بار یک پڑھی جائے گی۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اَلْ

❶ رَبِّ اصل میں یَا رَبِّیْ ہے؛ اس میں یَا حرف ندا اور ی ضمیر واحد متکلم محذوف ہیں۔ ❷ رَبَّنَا اصل میں یَا رَبَّنَا ہے، یَا حرف ندا محذوف ہے۔ یہاں علامتاً اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ	رَبَّنَا	وَ	اِجْعَلْ	نَا	مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّيَّةِ	نَا
بیشک تو	تو ہی	سننے والا	جاننے والا	اے ہمارے پروردگار	اور	بنادے	ہمیں	فرماں بردار	اپنے لیے	اور	سے	اولاد	ہماری

بیشک تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ اے پروردگار! ہم کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾

اُمَّةً	مُسْلِمَةً	لَكَ	وَ	اَرِ	نَا	مَنَاسِكَ	نَا	وَ	تُبْ عَلٰى	نَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ
امت/گروہ	فرمانبردار	اپنا	اور	دکھا	ہم کو	طریقِ عبادت	ہمارے	اور	توبہ قبول کر	ہماری	بیشک تو	تو ہی	توبہ قبول کرنیوالا	بڑا مہربان ہے

اپنا مطیع بناتے رہیو۔ اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کیساتھ) توجہ فرما۔ بیشک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

رَبَّنَا	وَ	اِبْعَثْ	فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِنْهُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِ	كَ	وَ	يُعَلِّمُ	هُمُ	الْكِتٰبَ
اے پروردگار ہمارے	اور	مبعوث فرما	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	تلاوت کرے	ان پر	آیتیں	تیری	اور	سکھلائے	ان کو	کتاب

اے پروردگار! ان (لوگوں) میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیجیو جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا

وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ ١٥ ع ٨ ١٥

وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	يُزَكِّيْ	هِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ	وَ	مَنْ	يَرْغَبُ	عَنْ	مِلَّةِ
اور	حکمت	اور	تزکیہ (نفس) کرے	ان کا	بیشک تو	تو ہی	غالب/زبردست	بڑی حکمت والا	اور	کون	روگردانی کرتا ہے	سے	ملت

کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے۔ بیشک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ اور ابراہیم کے دین سے کون روگردانی

اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَ لَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ	سَفِهَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدْ	اِصْطَفَيْنَا	هُ	فِيْ	الدُّنْيَا	وَ	اِنَّهٗ	فِيْ	الْاٰخِرَةِ
ابراہیم	سوائے	اسکے جو	حماقت میں مبتلا کرے	اپنے آپ کو	اور	یقیناً	منتخب کیا ہم نے	اس کو	میں	دنیا	اور	بیشک وہ	میں	آخرت

کر سکتا ہے بجز اس کے جو نہایت نادان ہو۔ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ)

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾

لَ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ	اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ	لِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ
البتہ	میں سے	صالحین	جب	کہا	اس کو	اسکے پروردگار نے	اسلام لے آؤ	کہا اس نے	میں فرمانبردار ہوا	لیے	رب کے	سب جہانوں کے

صلحاء میں ہوں گے۔ جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سراطاعت خم کرتا ہوں۔

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ

وَ	وَصّٰى	بِهَا	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْ	هِ	وَ	يَعْقُوْبُ	يَا	بَنِيَّ (بَنِيْ، يْ)	اِنَّ اللّٰهَ	اِصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيْنَ
اور	وصیت کی	اسکی	ابراہیم نے	بیٹوں کو	اپنے	اور	یعقوب نے (بھی)	اے	میرے بیٹو	بیشک اللہ نے	چن لیا	تمہارے لیے	اس دین کو

اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا) کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے،

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ

فَ	لَا	تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ
پس	نہ	ہرگز مرنا تم	مگر	جبکہ/اس حال میں کہ	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے	حاضر/موجود	جب	آئی	یعقوب کو	موت

تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا۔ بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود

اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ

اِذْ	قَالَ	لِ	بَنِيْ	هِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ	ي	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَ	كَ	وَ	اِلٰهَ
جب	اس نے کہا	سے	بیٹوں	اپنے	کس کی	تم عبادت کروگے	بعد	میرے	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرینگے	معبود	آپ کے	اور	معبود کی

تھے، جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا

اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ

اٰبَآئِ	كَ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا	وَاحِدًا	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ	تِلْكَ
آباؤ اجداد	آپ کے	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق کے	خدائے	واحد کی	اور	ہم	اسی کے	فرمانبردار ہیں	یہ/وہ

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے، جو معبود یکتا ہے، اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔ یہ

اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا

اُمَّةٌ	قَدْ خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَا	كَسَبْتُمْ	وَ لَا	تُسْئَلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا
ایک امت	گزر چکی ہے	اس کیلئے	جو	کمایا اس نے	اور	تمہارے لیے	جو	کمایا تم نے	اور نہ	تم سوال کیے جاؤ گے	بابت اسکی جو	تھے

جماعت گزر چکی، ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں

يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

يَعْمَلُوْنَ	وَ	قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا	قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ	اِبْرٰهٖمَ
وہ عمل کرتے	اور	کہا انہوں نے	ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے	کہہ دیجئے	بلکہ	ملت	ابراہیم

ہوگی۔ اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو سیدھے رستے پر لگ جاؤ گے۔ (اے پیغمبرؐ ان سے) کہہ دو، (نہیں) بلکہ (ہم) دین

حَنِيۡفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَ مَاۤ

حَنِيۡفًا ❶	وَ مَا	كَانَ	مِنَ	الۡمُشۡرِكِيۡنَ	قُوۡلُوۡۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ مَا	اُنۡزِلَ	اِلَيۡنَا	وَ مَا
جو سچا مسلمان/یکسو تھا	اور نہ	تھا	سے	شرک کرنیوالوں	کہو تم	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور اس پر جو	نازل کیا گیا	طرف ہماری	اور اس پر جو

ابراہیم (اختیار کیے ہوئے ہیں) جو ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (مسلمانو!) کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم

اُنۡزِلَ اِلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ مَاۤ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى

اُنۡزِلَ	اِلٰى	اِبۡرٰهٖمَ	وَ اِسۡمٰعِيۡلَ	وَ اِسۡحٰقَ	وَ يَعۡقُوۡبَ	وَ	الۡاَسۡبَاطِ	وَ مَا	اُوۡتِىَ	مُوۡسٰى
نازل کیا گیا	طرف	ابراہیم	اور اسماعیل	اور اسحاق	اور یعقوب	اور	اسکی اولاد	اور جو	دیا گیا	موسیٰؑ کو

پر اتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا ہوئیں

وَ عِيۡسٰى وَ مَاۤ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ۖ وَ نَحۡنُ

وَ عِيۡسٰى	وَ مَا	اُوۡتِىَ	النَّبِيُّوۡنَ	مِنۡ	رَبِّ	هِمۡ	لَا	نُفَرِّقُ	بَيۡنَ	اَحَدٍ	مِنۡهُمۡ	وَ	نَحۡنُ
اور عیسیٰؑ کو	اور جو کچھ	دیئے گئے	سب انبیاء	طرف سے	رب کی	اپنے	نہیں	ہم تفریق کرتے ہیں	درمیان	کسی کے	ان میں سے	اور	ہم

ان پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طرف سے ملیں ان پر (سب پر ایمان لائے)۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم

لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَ اِنۡ تَوَلَّوۡا

لَهٗ	مُسۡلِمُوۡنَ	فَ	اِنۡ	اٰمَنُوۡا	بِمِثۡلِ	مَا ❷	اٰمَنۡتُمۡ	بِهٖ	فَ	قَدۡ	اِهۡتَدَوۡا	وَ	اِنۡ	تَوَلَّوۡا
اسی کے	فرماں بردار ہیں	پس	اگر	وہ ایمان لے آئیں	مانند/جیسا	کہ	ایمان لائے ہو تم	اس پر	پس	تحقیق	ہدایت پائی انہوں نے	اور	اگر	وہ پھر جائیں

اُسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں۔ تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں

فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾ ؕ صِبۡغَةَ

اگر وقف کریں تو قلقلہ ہوگا۔

فَ	اِنَّمَا	هُمۡ	فِىۡ	شِقَاقٍ	فَ	سَ	يَكۡفِىۡ	كَ	هُمُ	اللّٰهُ	وَ هُوَ	السَّمِيۡعُ	الۡعَلِيۡمُ	صِبۡغَةَ
تو	بیشک	وہ	میں	ضد	پس	عنقریب	کافی ہوگا	آپ کو	ان کے (مقابلے میں)	اللہ	اور وہ	سنتا ہے	جانتا ہے	رنگ

(اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں تمہیں اللہ کافی ہے۔ اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ (کہہ دو کہ ہم نے) اللہ کا

اللّٰهِ ۚ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۫ وَّ نَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلۡ اَتُحَآجُّوۡنَنَا

اللّٰهِ	وَ	مَنۡ	اَحۡسَنُ	مِنَ	اللّٰهِ	صِبۡغَةً	وَ نَحۡنُ	لَهٗ	عٰبِدُوۡنَ	قُلۡ	اَ	تُحَآجُّوۡنَ	نَا
اللہ کا	اور	کس کا	زیادہ اچھا	سے	اللہ	رنگ	اور ہم	اسی کی	بندگی کرنے والے ہیں	کہہ دیجئے	کیا	تم جھگڑتے ہو	ہم سے

رنگ (اختیار کر لیا ہے)۔ اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (ان سے) کہو، کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے

غنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ — فعل۔ اسم۔ حرف۔ ضمیر۔ اَل

❶ حَنِيۡفًا: سچا مسلمان/یکسو، یعنی جو سچا مسلمان تھا، جو یکسو تھا۔ ❷ یہاں مَا حرف مصدری ہے، حرف مصدری کی وجہ سے فعل کا ترجمہ مصدر کی طرح کیا جاتا ہے لیکن لفظی ترجمے میں ایسا نہیں کیا جاتا۔

فِی اللّٰہِ وَ ھُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّکُمْ ۚ وَ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ۚ وَ نَحْنُ

فِیْ	اللّٰہِ	وَ	ھُوَ	رَبُّ	نَا	وَ	رَبُّ	کُمْ	وَ	لَنَا	اَعْمَالُ	نَا	وَ	لَکُمْ	اَعْمَالُ	کُمْ	وَ	نَحْنُ
میں	اللہ	اور	وہ	پروردگار	ہمارا	اور	پروردگار	تمہارا	اور	ہمارے لیے	اعمال	ہمارے	اور	تمہارے لیے	اعمال	تمہارے	اور	ہم

جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا)۔ اور ہم

لَہٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ

لَہٗ	مُخْلِصُوْنَ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰھٖمَ	وَ اِسْمٰعِیْلَ	وَ اِسْحٰقَ	وَ یَعْقُوْبَ
اس کیلئے	مخلص ہیں	یا/کیا	تم کہتے ہو	کہ/بیشک	ابراہیم	اور اسماعیل	اور اسحاق	اور یعقوب

خاص اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ (اے یہود و نصاریٰ!) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اوراسماعیل اور اسحاق اور یعقوب

وَ الْاَسْبَاطَ کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰہُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ

وَ	الْاَسْبَاطَ	کَانُوْا	ھُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی	قُلْ	ءَ	اَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰہُ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
اور	اولادِ (یعقوب)	تھے	یہودی	یا	عیسائی	کہہ دیجئے	کیا	تم	زیادہ علم رکھتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	بڑا ظالم

اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے؟ (اے محمدؐ! ان سے) کہو، بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ کَتَمَ شَھَادَۃً عِنْدَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْکَ

مِنْ	مَنْ	کَتَمَ	شَھَادَۃً	عِنْدَ	ہٗ	مِنَ	اللّٰہِ	وَ مَا	اللّٰہُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ	تِلْکَ
سے	اس آدمی جو	چھپائے	گواہی	پاس	اسکے	طرف سے	اللہ کی	اور نہیں	اللہ	غافل	اس سے جو	تم عمل کرتے ہو	وہ/یہ

جو اللہ کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے چھپائے۔ اور جو کچھ تم (لوگ) کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں۔ یہ

اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَ لَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ

اُمَّۃٌ	قَدْ	خَلَتْ	لَھَا	مَا	کَسَبَتْ	وَ	لَکُمْ	مَا	کَسَبْتُمْ	وَ لَا	تُسْـَٔلُوْنَ
ایک امت	تحقیق	گزر چکی	اس کیلئے	جو	کمایا اس نے	اور	تمہارے لیے	جو	کمایا تم نے	اور نہیں	تم سے پوچھا جائے گا

جماعت گزر چکی۔ ان کو وہ (ملے گا) جو انہوں نے کیا اور تم کو وہ جو تم نے کیا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے

عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶ ۱۲ ۱۶

عَمَّا	کَانُوْا	یَعْمَلُوْنَ
اسکے متعلق جو	وہ تھے	عمل کرتے

ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

غُنّہ، پُر (موٹا)، قلقلہ

فعل۔اسم۔حرف۔ضمیر۔آل

ITQ N- P01

ادارہ تعلیم القرآن

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟ (القرآن)